(ادب)

سرودِ جاوداں

بیکل اُتساہی

بلرامپوری

مکتبۂ دین و ادب لکھ

سرورِ جاوداں

بیکل اتساہی بلرامپوری

GHALIB ACADEMY
Nizamuddin, NEW DELHI-13.

یکے از مطبوعات مکتبہ دین و ادب، لکھنو

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

Acc. No. 2569
0168, IN301, 1
K6

مصنف ... ... بیکل اتساہی بلرامپوری

ناشر ... ... مکتبۂ دین و ادب کچہری احاطہ لکھنؤ

باہتمام ... ... ساجد صدیقی ★ وائی آسی

طابع ... ... نظامی پریس لکھنؤ

تاریخ اشاعت ... ... سنہ ۱۹۶۶ء

قیمت

دو روپے پچاس پیسے

(علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ

مکتبۂ دین و ادب، لاٹوش روڈ لکھنؤ

MAKTABA-E-DIN-O-ADAB
Rs. 2·75
LUCKNOW

شعر و نغمہ کے موجد

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

کے نام۔!

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

ترتیب

عنوان	صفحہ
حرفِ آغاز	۷
نعتیں	۹
ذکرِ حبیبِ کبریا	۱۱
نرالی بہار	۱۲
جمالِ گنبدِ خضریٰ	۱۳
تاجدارِ طیبہ	۱۴
برقِ تجلی	۱۵
بارشِ نور	۱۶
گلی میں طیبہ کی	۱۷
بے مثال ہیں آپ	۱۸
نعمتِ زندگانی	۱۹
ذکرِ ولادت	۲۰
قاسمِ خزانۂ خدا	۲۱
رتبہ ترا	۲۲
میزبانِ کونین	۲۳
نظامِ مشیت	۲۴
رحمتوں کے بادل	۲۵
عظمتِ کونین	۲۶
زلفِ نبیؐ	۲۷
مرا مشکل کشا	۲۹
آمنہ کا چاند	۲۹
رہروِ راہِ طیبہ	۳۰
فیضانِ لطف و کرم	۳۱
بادۂ عشقِ نبیؐ	۳۲
احساسِ بندگی	۳۳
آبرو رکھ لی	۳۴
اسیرِ وفا	۳۵
ذکرِ نورِ نبیؐ	۳۶
سوغات نرالی ہے	۳۷
خاکِ کوئے مصطفےٰ	۳۸
عروسِ زندگی	۳۹
سرورِ دیں	۴۰
تجلیوں کی نقاب	۴۱
زینتِ محمدؐ	۴۲

صلّ علیٰ کی بات کرو	۴۳	تعظیمِ شہِ کونین	۶۲
عرش کا جلوہ	۴۴	نورِ اوّل	۶۳
دولتِ عشقِ سرور	۴۵	سہارے کیا کہنا	۶۴
شاہِ زمانہ	۴۶	جمالِ خدا	۶۵
نورِ خدا	۴۷	محوِ غمِ سرکار	۶۶
اُس کے نقشِ قدم	۴۸	نور کا صدقہ	۶۷
گلشنِ دُنیا	۴۹	دامانِ سرور	۶۸
رحمتِ میخانہ	۵۰	دلنشیں مسکراہٹ	۶۹
حاکمِ کونین	۵۱	وحدت کا نگینہ	۷۰
مشیّت کی سوغات ہے	۵۲	غلامانِ مصطفےٰ	۷۱
وجہِ سکون	۵۳	سرکار سنبھالے ہاتھوں میں	۷۲
نگاہِ کرم	۵۴	وسعتِ ہر دو جہاں	۷۳
مسیحِ دو عالم	۵۵	نگاہِ مقدس	۷۴
علم کا دریا	۵۶	محبوبِ دوراں	۷۵
آفتابِ نبوّت	۵۷	مالکِ فردوس مرحبا	۷۶
انوار کا عالم	۵۸	اختیار ہے اُن کو	۷۷
طیبہ کو چلو	۵۹	نجات ودام	۷۸
درِ مصطفیٰ	۶۰	یہ اقتدار یہ اختیار	۷۹
نعت سنانے کا وقت ہے	۶۱	دنیا میں تاجدار لئے ہے	۸۰

گیت اور نظمیں	۸۱	مصطفیٰؐ کا چمن	۱۱۴
گھر گھر چاندنی	۸۳	طیبہ نگریا	۱۱۵
تجلیات جمال نبیؐ	۸۵	جیون آس	۱۱۶
کرم کی بجریا	۸۸	عرش لبھایا	۱۱۷
چھپے عبداللہ کے دُلروا	۸۹	حُبِّ نبیؐ	۱۱۹
معراج کی رتیا	۹۴	فیضِ تجلیؓ	۱۲۱
جشنِ ولادت باسعادت	۹۷	وجہ کن	۱۲۲
نورٌ نور	۹۸	سمے سہاون	۱۲۴
رحمت کی چدریا	۱۰۰	پوربی نعتیہ گیت	۱۲۶
جیون داتا	۱۰۲	مسکرادو تو عالم بدل جائیگا	۱۲۸
سندیسہ	۱۰۴	سلام	۱۳۰
رات ملن کی	۱۰۶	قطعات	۱۳۱
روپ انوپ	۱۰۸	سلام	۱۴۳
نرمل جیوت	۱۱۲		

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حرفِ آغاز

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت بیکل اُتساہی کا یہ مجموعہ "سرورِ جاوداں" شائع کرنے کی سعادت "مکتبہ دین و ادب لکھنؤ" کو حاصل ہو رہی ہے ـــــ بڑی ہی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر ہم حضرت بیکل اُتساہی کا شکریہ نہ ادا کریں کیوں کہ انھوں نے تمام اپنی مصروفیات کے باوجود ہماری گذارش پر پہلی بار اپنے تمام اُس کلام کو نظرِ ثانی کے بعد یکجا کیا جو متعدد چھوٹے چھوٹے گلدستوں کی شکل میں شائع ہو کر خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اب یہ کلام جدید طرز سے آراستہ ہو کر "سرورِ جاوداں" کی صورت میں ہم فخر کے ساتھ عاشقانِ نعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ حضرت بیکل اُتساہی بلرام پوری ہند اور پاکستان کے اُن نوجوان نعت گو شعرا میں شمار کئے جاتے ہیں جنھوں نے نہایت قلیل مدت میں ہمہ گیر شہرت عوام و خواص میں حاصل کی ہے۔ اُن کی یہ نعتیں، نظمیں، گیت

اور قطعات جو "سرودِ رجا و دال" میں شامل ہیں آج تیرہ بستی بستی، اور شہروں شہروں عوام و خواص کی زبانوں پر ہیں اور دن بدن اپنی مقبولیت بڑھا رہے ہیں۔

حضرت بیکل اتساہی کا کلام زبان و بیان کے اعتبار سے بڑی کیفیات اور خصوصیات کا حامل ہے۔ ان کے کلام میں آپ کو نہ پیچیدہ تراکیب ملیں گی نہ تشبیہات اور استعارات کی بھرمار — نہ انداز بیان میں کرختگی ملے گی نہ مشکل زبان کی نہ نامناسب الفاظ کی بہتات — بلکہ کہیں سچی عقیدت و ارادت کیساتھ مترنم الفاظ ملیں گے اور کہیں انداز بیان میں ایک مخصوص والہانہ پن اور اس والہانہ پن میں سادگی ملے گی پھر وہ ادب احترام کیساتھ اپنے ہی اس شعر کے

لاکھ دیوانہ مئے عشق میں سرشار چلے
ہاں مگر کوچۂ محبوب میں ہشیار چلے

کار بند نظر آتے ہیں۔

اس مختصر حرف آغاز کے بعد "سرودِ رجا و دال" قارئین کرام کے حوالے ہے۔

ساجد صدیقی ہمہ داتی آسی

لکھنؤ مارچ ۱۹۶۶ء

نعتیں

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا
عزت بخاری

ذکرِ حبیبِ کبریا

جسے ذکرِ حبیبِ کبریا مرغوب ہوتا ہے
وہ بندہ خالقِ کونین کا محبوب ہوتا ہے

کوئی عرشِ معلّےٰ سے تو پوچھے اسکے رتبے کو
جو نعلینِ شہِ کونین سے منسوب ہوتا ہے

منور جس کا سینہ ذکرِ نورِ مصطفیٰ سے ہے
اِسے تو ہر اندھیرا دیکھ کر مرعوب ہوتا ہے

جو سینہ تان کر چلتا ہے دربارِ رسالتؐ میں
خدا شاہد ہے ہر عالم میں وہ مغضوب ہوتا ہے

سہارا چھوڑ کے ان کا ہر اکثرت پہ جو نازاں
بتاتی ہے ہمیں تاریخ وہ مغلوب ہوتا ہے

کہاں شاعر ہے بسملؔ، یہ سنا ہے نعت کہتا ہے
مگر سُنئے تو ہر ہر شعر اس کا خوب ہوتا ہے

نرالی بہار

ہر اک نظر میں عشقِ نبیؐ کا خمار ہے
ہر اک جبیں پہ شکر کا سجدہ نثار ہے

پھولے ہیں پھول آج درود و سلام کے
مکّہ کی سرزمیں پہ نرالی بہار ہے

رضواں ہمیں نہ چھیڑ ہم اس کے ہیں اُمّتی
قبضہ میں جس کے جنّتِ پروردگار ہے

چاہیں جہاں وہ گردشِ دوراں کو روک لیں
سرکارِ دو جہاںؐ کا بڑا اختیار ہے

بزمِ نبیؐ میں بادِ صبا جھومتی چلی
بیکل ! یہ جیسے تیری زلف بیقرار ہے

جمالِ گنبدِ خضریٰ

(۱)

جہاں جہاں مرے اللہ کی خدائی ہے ۔۔۔ وہاں وہاں مرے آقا کی مصطفائی ہے
زمانہ روٹھے تو روٹھا کرے نہ روٹھیں آپ ۔۔۔ دہائی آپ کی صلّ علیٰ دہائی ہے
اندھیری رات میں سرکار مسکرائے ہیں ۔۔۔ خدا گواہ ہر اک چیز جگمگائی ہے
یہ مہر و ماہ یہ حسن و جمال کچھ بھی نہیں ۔۔۔ نظر میں صورتِ سرکار جب سمائی ہے
کسی نے چھیڑ دیا جب بھی گیت طیبہ کا ۔۔۔ فرشتے جھومے مشیت بھی مسکرائی ہے
حیات و موت کے مالک ترے کرم کے نثار ۔۔۔ برائے نعت مری زندگی بنائی ہے
مجھے جو موت بھی آئے تو راہِ طیبہ میں ۔۔۔ سبھی کہیں کہ مسافر کو نیند آئی ہے

جمالِ گنبدِ خضریٰ کو دیکھ کر بیکلؔ
ہر اک نگاہ کو بینائی راس آئی ہے

تاجدار طیبہ

مہ و نجوم ہیں روشن منار طیبہ سے
بنے ہیں دونوں جہاں تاجدار طیبہ سے

ہے ہر چمن کو تعلق ہے خار طیبہ سے
سجی ہے خلدِ بریں بھی دیار طیبہ سے

الجھ لے گردشِ دوراں زمانہ بھر سے مگر
نہ چھیڑ کرنا کسی بیقرار طیبہ سے

مدینہ جلد بلالیں بڑا کرم ہوگا!
کوئی یہ کہہ دے ذرا شہریار طیبہ سے

پہونچ سکوں نہ مدینہ تو قافلے والو
مرے کفن کو بسانا غبار طیبہ سے

زمانہ زلف و رخِ مصطفےٰ کا ہے بیکل
یہ بات پوچھئے لیل و نہار طیبہ سے

برقِ تخیل

خود کو جو عشقِ شہِ دیں میں مٹا لیتے ہیں
وہ بیاباں کو چمن زار بنا لیتے ہیں

صرف اخلاق و محبت ہے ہمارا پیغام!
غیر کو اپنے کلیجے سے لگا لیتے ہیں

تم تو سیلاب کے دھاروں پہ نہ پائے قابو
راہ ہم سیلِ حوادث پہ بنا لیتے ہیں

تم ابھی ناپ نہ پائے کہ یہ سورج ہے کہاں
اس کو سرکارؐ سرِ شام بلا لیتے ہیں

آج جس چرخ کے تاروں پہ اڑے جاتے ہو!
اُن کو محبوبؐ اشاروں میں جھکا لیتے ہیں

آپ کی برقِ تخیل بھی جہاں ہے ویراں
میرے آقاؐ وہاں اک پل میں بسا لیتے ہیں

تم زباں رکھ کے کبھی بول نہ پائے بیکلؔ
بے زبانوں کو بھی کلمہ پڑھا لیتے ہیں

بارشِ نور

ترا نام لے کے سنبھل گیا تری یاد میں جو مچل گیا
وہ بساطِ گردشِ وقت کی حدِ پیچ و خم سے نکل گیا

سرِ فرش بارشِ نور ہے سرِ عرش کیف و سُرور ہے
ملی جس سے قلب کو روشنی وہ چراغ کعبہ میں جل گیا

وہ ہنسے تو کھل اٹھے گلستاں وہ چلے تو جھک گئی کہکشاں
وہ نگاہ لطف کی جب اٹھی تو دلوں کا نقشہ بدل گیا

جسے دستِ پاک نے چھو لیا وہ سنور گیا وہ چمک اٹھا
لگا پائے ناز جو سنگ سے وہی موم بن کے پگھل گیا

وہ جو زلفِ رخ پہ بکھر گئی تو سحابِ فضل برس پڑا
وہ جو بےکل اہلِ فراق تھا اسے کل ملی وہ بہل گیا

گلی میں طیبہ کی!

شہ مدینہ حبیبؐ خدا جدھر سے چلے
فلک کے چاند ستارے سبھی اُدھر سے چلے

یہ کملی والے کے نقشِ قدم کا ہے صدقہ
زمیں کے ذرّے ستاروں کی رہگذر سے چلے

گئے نہ سدرہ سے آگے مرے حضورؐ کے ساتھ
جنابِ رُوحِ امینؑ لاکھ بال و پر سے چلے

قدم قدم پہ یہاں دل پڑے ہیں سجدے میں
گلی میں طیبہ کی کوئی بھی ہو نظر سے چلے

نہیں بہشت، یہ رضواں مرا مدینہ ہے
یہاں تو حور و ملک بھی ادب سے سر سے چلے

اُلجھ کے رہ گئی سائنس عقل و فکر کے بیچ
کہو! تلاش خدا میں نبیؐ کے گھر سے چلے

انھیں کی راہ میں کون و مکاں مسخّر ہیں
جو ہر زمانے میں بیکلؔ خدا کے ڈر سے چلے

بے مثال ہیں آپؐ

مظہرِ ربِّ ذوالجلال ہیں آپؐ
سیدی آمنہ کے لال ہیں آپؐ

جن پہ نرگس و گلاب نثار
ایسے سرکار خوش جمال ہیں آپؐ

انبیاء باکمال ہیں لیکن!
پیکرِ حسنِ باکمال ہیں آپؐ

مثل بے مثل جس کی ہوتی ہے
یا نبیؐ ایسے بے مثال ہیں آپؐ

جس پہ قربان ہو چودھویں کا چاند
روزِ اوّل کے وہ ہلال ہیں آپؐ

منکرِ حق جواب دے نہ سکے
وہ تقدس بھرا سوال ہیں آپؐ

جس سے روشن ہے غیب مستقبل
ایک بیکل کے جان [illegible]ل ہیں آپؐ

نعمتِ زندگانی

ہے صلِ علیٰ لب پہ آنکھوں میں طیبہ اب اس سے بھلا کوئی عالم نہیں ہے
مجھے مل گئی نعمتِ زندگانی مری راہ میں اب کوئی غم نہیں ہے
بساطِ چمن کی معنبر بہارو، اے خلدِ بریں کے معطر نظارو
یہی ہے یہی انکے تلوؤں کا دھوون رخِ گل پہ یہ اشک شبنم نہیں ہے
یہ لوح و قلم عرش و کرسی، یہ جنت سرِ چرخ یہ چاند تاروں کی زینت
اگر آمنہ کا دلارا نہیں ہے تو سچ مانیے کوئی عالم نہیں ہے
میں ہوں نام لیوا شہ دوسرا کا میں ہوں مدح خواں بزم صلِ علیٰ کا
مری بات مبہم سہی دہریوں کو مگر اہلِ ایماں کو مبہم نہیں ہے
ابھی کارواں اک مدینے گیا ہے مری بیکسی نے پکارا ہے جس کو
نہ جانے کے غم میں پسینہ ہے دل کا یہ بیکل مری آنکھ پُرنم نہیں ہے

ذکرِ ولادت

نہیں ہے اگر آمنہ کا دلارا، یہ قرآں نہیں، یہ شریعت نہیں ہے
کہاں سے سجے گی یہ سیرت کی محفل اگر بزمِ ذکرِ ولادت نہیں ہے
یہ ذوقِ تہجد، یہ حج اور روزے، یہ داغِ جبیں، یہ نمازوں کے سجدے
خیالِ نبیؐ جس میں شامل نہیں ہے وہ مقبولِ داور عبادت نہیں ہے
بظاہر بزرگی کی صورت بنا لے شب و روز جی، چاہے سر کو جھکا لے
وہ انسان بیشک مسلماں نہیں ہے، جسے شاہِ دیں سے محبت نہیں ہے
ادھر شق ہوا چاند، سورج بھی پلٹا ادھر پیڑ کرتے ہیں سجدہ پہ سجدہ
بتا دے ذرا منکرِ شانِ آقا کہاں پر نبیؐ کی حکومت نہیں ہے
اڑا لے ہنسی تو مری زندگی کی منافق مگر تھام دامن نبیؐ کا
مرے ساتھ بزمِ عقیدت میں آ جا تو پھر کوئی تجھ سے عداوت نہیں ہے
میں شاعر ہوں دربارِ شاہِ ہدیٰ کا پیامی ہوں عشقِ شہِ دوسرا کا
مری گفتگو تلخ تر کہنے والو کسی سے مجھے کچھ شکایت نہیں ہے
شہنشاہِ طیبہ مدینہ بلا لو، بڑی بیکسی ہے یہاں سے اٹھا لو
عجب کشمکش میں ہے بیکل تمہارا یہاں زندگانی سلامت نہیں ہے

قاسمِ خزانۂ خدا

جدھر سے وہ گزر گئے حیات بانٹتے گئے
حیات کیا حیات کو ثبات بانٹتے گئے

بروزِ حشر ہر ادا پہ رحمتیں نثار ہیں
قدم قدم پہ صدقۂ نجات بانٹتے گئے

بجھیر کر وہ چہرۂ حسیں پہ زلفِ عنبریں
جو دن کو نور بخش دے وہ رات بانٹتے گئے

وہ قاسمِ خزانۂ خدائے بے نیاز ہیں!
قسم خدا کی حسنِ کائنات بانٹتے گئے

چراغ ایسے عرش پر ضیا دیں مہر و ماہ کو
زمیں پہ آکے جلوۂ صفات بانٹتے گئے

ترا رتبہ

ہے جما عرش و کرسی پہ نقشہ ترا
بڑھ کے شمس و قمر سے ہے ذرّہ ترا
مصر میں اک فقط ذکر یوسف سا
دونوں عالم میں بجتا ہے ڈنکا ترا
رحمتِ دو جہاں شاہ کون و مکاں
اللہ اللہ یہ کیا کہیئے رتبہ ترا
تیرا در چومے آئیں روح الامیں
کیا سمجھ پائے گا کوئی رتبہ ترا
جیسے بڑھنے لگی میری رفتارِ دل
یاد آنے لگا جیسے حضریٰ ترا
میں نچھاور کردوں خلد و فردوس کو
کملی والے جو مل جائے کوچہ ترا
تیرا بیکل ہوں بیکل کو کیا چاہیے
دیکھ لوں یا نبی صرف روضہ ترا

میزبانِ کونین

شب و روز ان کے تصور میں رہنا عقیدت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
ہمارے لئے ہر ستم ان کا سہنا یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

یہ ہیں دونوں عالم کے مختارِ اعلیٰ یہ کونین میں جن کا ہے بول بالا
مگر ہے بچھونے میں ٹوٹی چٹائی، فضیلت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

یہ کونین کا میزباں کملی والا، بشر ایسا ہر اک ملک سے نرالا
کریم ایسا جو بخشوائے خدائی، شفاعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہے دین اس کی جو پل رہا ہے زمانہ جو فاقہ کشوں کو کھلاتا ہے کھانا
مگر باندھے خود پیٹ پر تین پتھر، قناعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہ امّی جو جاہل کو عالم بنا دے یتیموں کو جو سر پرستی سکھائے
لٹا نا غریبی میں لعل و جواہر سخاوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ازل کی تجلّی کو کرتا اجاگر ہر اک غیب جیسے کفِ دست اطہر
سبھی روزِ محشر کی حالت بتانا نبوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہ پتھر کے ٹکڑوں سے کلمہ پڑھانا اشارے سے سورج کو واپس بلانا
درختوں کو اپنے قدم پر جھکانا حکومت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

جسے چاہیں عالم کا سلطاں بنا دیں در فقر پر بادشاہی جھکا دیں
ہر اک اپنے بیکل کی بگڑی بنانا عنایت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

نظامِ مشیت

دل کے حالات مت دیکھ ہمدم فرقت و غم کے چھالے ملیں گے
ہاں مگر بزمِ ذکرِ نبی میں رحمتوں کے اُجالے ملیں گے

آج بھیجو درودوں کی ڈالی سُن رہے ہیں مدینہ کے والی
رُوح پیاسی ہے انسانیت کی آج کوثر کے پیالے ملیں گے

حور و غلماں کے جھرمٹ میں ہوں گے پیارے خیر البشر جلوہ فرما
دیکھ لینا نظامِ مشیت سب انھیں کے حوالے ملیں گے

روزِ محشر بھری انجمن میں نفسی نفسی کا جب ہوگا عالم
عاصیو اوڑھے بخشش کی چادر ہر طرف کملی والے ملیں گے

عرش و کرسی ہو یا خلد و جنت ہر جگہ ہے انھیں کی حکومت
سب فرشتے بھی طوقِ غلامی اپنی گردن میں ڈالے ملیں گے

جب سجے گا حقیقت کا جلسہ خود خدا میرِ مجلس کا ہوگا
ہوں گی شمعیں نبوت کی روشن ان میں آقا نرالے ملیں گے

جانا بادِ صبا جب مدینہ ڈھونڈھ لینا انھیں با قرینہ
راہ خوشبو سے ہوگی معطر بس وہیں کچھ نے بھالے ملیں گے

ہم ثنائے نبی میں ہیں پاگل آج دُنیا کہے ہم کو ہر کل
ہاں کسی روز چوکھٹ پہ ان کی ہم بھی جھولی سنبھالے ملیں گے

رحمتوں کے بادل

کسے خبر ہے یہ ہم نشینوں کہاں کہاں وہ نظر گئی ہے
بہار آئی ہے ناز کرتی وہ جس چمن سے گذر گئی ہے

زمیں کے ذرّوں پہ جو پڑی ہے تو تارے بنکر چمک اٹھے ہیں
فلک کی جانب جو اٹھ گئی ہے تو بزم انجم نکھر گئی ہے

اُنھیں صداقت اُنھیں عدالت، اُنھیں حیا تو اُنھیں شجاعت
وہ بانٹتی نعمتوں کی دولت شعور والی نظر گئی ہے

اویس رضؓ کا دل دھڑک کے بولا کہ مدتوں سے بسی ہے من میں
بلال حبشی رضؓ تڑپ کے بولے کہ میرے دل میں اتر گئی ہے

وہ جا کے چمکی وہ جا کے کوندی ابھی یہاں تھی ابھی وہاں ہے
جھپک گئیں دو جہاں کی آنکھیں وہ برقِ رحمت گذر گئی ہے

فلک کی چلمن سے چاند سورج رخِ منور کو جھانکتے ہیں
برس پڑے رحمتوں کے بادل وہ زلف اطہر بکھر گئی ہے

ہماری منزل نہ پوچھ زاہد ہماری حالت نہ دیکھ واعظ
لگی ہے جب سے شہِ امم سے ہماری حالت سنور گئی ہے

عظمتِ کونین

اگر دِل میں ہمارے طیبہ کی تصویر بن جائے
تنِ خاکی ہمارا پیکرِ تنویر بن جائے
جو ذرّہ اُن کے پائے نازکی ٹھوکر میں آجائے
وہ بیمارِ دل کے حق میں نسخۂ اکسیر بن جائے
جسے ہو جائے نسبت اُن کے نعلینِ مقدس سے
وہی شئے عظمتِ کونین کی تقدیر بن جائے
جدھر پڑ جائے پرتو مصطفےٰ کی چشمِ نوری کا
اُدھر اک نفس کا رتبہ و توقیر بن جائے

زُلفِ نبیؐ

ہم جب سے مدینے کی ڈگر بھول گئے ہیں
خود اپنی زباں اپنی نظر بھول گئے ہیں

اب رُوئے نبیؐ زلفِ نبیؐ پیشِ نظر ہے
اب شام حسیں حسنِ سحر بھول گئے ہیں

منزل تو بہت دور بہت دور ہوئی ہے
جس وقت سے اندازِ سفر بھول گئے ہیں

دُنیا میں کسی دَر پہ ٹھکانا نہ ملے گا
گر سرورِ کونینؐ کا دَر بھول گئے ہیں

دُنیا کی ضلالت میں پھنسے کیوں نہ مسلماں
ایمان سے عزّت کا ثمر بھول گئے ہیں

جب مل ہی گئی منزلِ ہستی کی تجلّی
دنیا کی ہر اک راہ گذر بھول گئے ہیں

جو سَرورِ کونینؐ کے دامن سے الگ ہیں
برگل وہی جنّت کی ڈگر بھول گئے ہیں

مشکل کشا

جو بزم ذکر سرور جم گئی تو ہٹ نہیں سکتی
حبیب کبریا کی شان ہرگز گھٹ نہیں سکتی

ہواؤں کے یہ طوفانی بگولے لاکھ ٹکرائیں
مگر رحمت کی بدلی چھا گئی تو چھٹ نہیں سکتی

مرا مشکل کشا ہر حال میں وہ کملی والا ہے
کوئی مشکل مرے مدِ مقابل ڈٹ نہیں سکتی

مری آواز کو نسبت ہے نعت سرورِ دیں سے
مشینوں سے کہو یہ تا قیامت گھٹ نہیں سکتی

جو خندق ہے دلِ حاسد میں توہین رسالت کی
بلا تعظیم سرکار دو عالم پٹ نہیں سکتی

آمنہ کا چاند

جس کو مرے حضورؐ نے دیکھا بنا دیا
جو بے زبان تھا اُسے گویا بنا دیا

جس چیز کو چھوا وہ بنی رشکِ کیمیا
رکھا قدم تو عرشِ معلےٰ بنا دیا

زلفیں بکھیر دیں تو شبِ قدر بن گئی
سلجھا کے روزِ عید مجلّیٰ بنا دیا

محبوبِ کردگار کے مژگان کی قسم
راتوں کی تیرگی کو اجالا بنا دیا

جس جا قیام فرما ہوا آمنہ کا چاند
اس سرزمیں کو کعبہ کا کعبہ بنا دیا

دی ہیں مری حیات کو مدحت کی لذتیں
اس طرح حسنِ غم کو نرالا بنا دیا

بیکلؔ کو اپنے در پہ بلا کر یہی کہیں
جا تجھ کو میں نے اپنا دوانہ بنا دیا

رہبرِ راہِ طیبہ

نہیں ہے کوئی سجدہ گاہِ زمانہ — مگر میرے سرکار کا آستانہ
یہ کیا کہہ گئے رہبرِ راہِ طیبہ — نگاہِ کرم ڈھونڈھتی ہے بہانہ
حریمِ حبیبِ خدا اللہ اللہ — یہاں دم بخود ہے شعورِ زمانہ
سلامی ہوں جبریلؑ جس آستاں کے — وہاں جرم ہے دعویٔ عارفانہ
یہیں پر سرِ شش کشش بیچارگی ہے — یہیں بے حقیقت ہے تاجِ شہانہ
یہیں ہے غریبوں کا آقا یہیں ہے — یہیں سے ملی عظمتِ خسروانہ

غلامِ شہِ بحر و بر ہوں میں بیدلؔ
نہ کیوں رشک سے مجھکو دیکھے زمانہ

فیضانِ لطف و کرم

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائیگا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائینگے حشر کا سارا نقشہ بدل جائیگا
عالم نفسی نفسی میں اے ہمنوا دیکھنا ایسے میں عظمتِ مصطفےٰ
مسکرا کر جو دیکھیں گے صلِّ علیٰ ہر پریشان کا دل بہل جائیگا
سرورِ انبیاء مونسِ بیکساں شاہِ کون و مکاں ہادئ انس و جاں
آپ کی گر نگاہِ کرم ہو گئی ہر عذاب آکے رحمت میں ڈھل جائیگا
میرا کیا کر سکے گی بھنور میں بلا، ناز ہے آپ پر یا حبیبِ خدا
آپ کا نام لیتے ہی بیڑا مرا ڈوبتے ڈوبتے بھی سنبھل جائیگا
ہے فیضانِ لطف کرم یا نبی جس سے ہر سانس کو روشنی مل گئی
کاش صدقہ ملے مجھ کو اس نور کا میری تقدیر کا کام چل جائیگا
اپنی چوکھٹ پہ سرکار بلوائیے کچھ تو بیکل کے بارے میں فرمائیے
اے مسیحِ دو عالم چلے آئیے ورنہ بیمار کا دم نکل جائے گا!

"بادۂ عشقِ نبی ﷺ"

ہر جبیں پر ہے چمک اور ہر نظر مسرور ہے
بادۂ عشقِ نبیؐ سے ہر بشر مخمور ہے

ہیں فرشتے آدمی کے ساتھ میں آکر شریک
بزمِ ذکرِ سرورِ کونین بزمِ نور ہے

آدمی ہر نفس کرتا ہے اس کا احترام
احترامِ مصطفےٰؐ جس شخص کا دستور ہے

اپنے آقا کی مئے الفت سے بھر لو دل کے جام
ورنہ یہ شیشہ بہر انداز چکنا چور ہے

مار دیتے ہیں فرشتے منہ پہ اس کا ہر عمل
سامنے سرکارِ دو عالم کے جو مغرور ہے

تھام کر دامن نبیؐ کا آؤ بیکل چل پڑیں
راہ میں ایمان کی ڈاکو ہیں منزل دور ہے

احساسِ بندگی

مت پوچھو مصطفیٰؐ کے وسیلہ سے کیا ملا
احساسِ بندگی کی قسم اک خدا ملا

ماحول کا اندھیرا اجگاڑا گیا مرا
جب نورِ ذوالجلال مرا رہنما ملا

نسبت مجھے حضورؐ کی مہر سے ہو گئی
کوسوں کا حال جنگ، بتاتا ہوا ملا

ایسی گھڑی بھی عرشِ معلّیٰ پہ آئی ہے
احمد کے حرفِ میم سے پردہ ہٹا ملا

بےشک حبیبِ پاک نہ ہوتے تو کچھ نہ تھا
دامن کو کائنات کا ان سے بھرا ملا

آبرو رکھ لی

وہ چہرہ جس نے نگاروں کی آبرو رکھ لی
وہ زلف جس نے بہاروں کی آبرو رکھ لی

یتیم ایسا جو والی ہو سرپرستوں کا
وہ ایک جس نے ہزاروں کی آبرو رکھ لی

بھنور میں جب بھی پکارا ہے یا رسول اللہ
اس اک صدا نے کناروں کی آبرو رکھ لی

ترے ہی نقشِ کفِ پا کی اک تجلّی نے
فلک کے چاند ستاروں کی آبرو رکھ لی

نہ ملتی منزلِ مقصد، مگر وہکسا نے تری
تمام راہگذروں کی آبرو رکھ لی

تری گلی کے جو ذرّے ہیں اُنکا کیا کہنا
اُنھوں نے اُونچے مناروں کی آبرو رکھ لی

نبیؐ کو جب بھی پکارا ہے اُن کے مرکل نے
تو ہر بلا میں پکاروں کی آبرو رکھ لی

اسیرِ وفا

ہم نے جہاں بھی ذکر کیا ہے رسولؐ کا
جلوہ وہیں نصیب ہوا ہے رسولؐ کا

کیا پست کر سکے گا منافق نبیؐ کی شان
رتبہ بلند رب نے کیا ہے رسولؐ کا

ایماں کی اصل روح محبت حضورؐ کی
مومن ہے جو اسیرِ وفا ہے رسولؐ کا

جس کی جبیں پہ انکی محبت کا داغ ہے
اس کی نماز حسنِ ادا ہے رسولؐ کا

پتھر پہ نقشِ زیست ابھر کر چمک گئے
اس پر تو پائے ناز پڑا ہے رسولؐ کا

وہ چاند شق ہوا وہ ستارے مچل پڑے
جیسے کوئی اشارہ ہوا ہے رسولؐ کا

اس جہاں کا علم تو اندھے کا علم ہے
ہر اک زمانہ دیکھا ہوا ہے رسولؐ کا

اس کے قدم پہ تاج شہانہ نثار ہے
خوش قسمتی سے وہ جو گدا ہے رسولؐ کا

ہر لغزشِ حیات سے بیکل سنبھل گیا
جس دن سے جامِ عشق پیا ہے رسولؐ کا

ذکرِ نورِ نبی

میرے سرکار کا تن بدن نور ہے
جسم تو جسم ہر پیرہن نور ہے

بارشِ نور ہے مسکراتے ہیں وہ
گفتگو ہے کہ حسنِ چمن نور ہے

وہ چلے راستے نور کے بن گئے
اُن کا ہر اک قدم ہر چلن نور ہے

مل گئی اُن کے تلووں کی نوری جھلک
اب مہ و مہر کا بانکپن نور ہے

جو سُنے اس کی ہستی چمکنے لگے
سرورِ دیں کا طرزِ سخن نور ہے

بچّہ بچّہ گھرانے کا نورِ یقیں
پھول تو پھول سارا چمن نور ہے

یہ مدینہ ہے راحت گہہ "مصطفیٰ"
نور ہے اس کی دھرتی گگن نور ہے

ذکرِ نورِ خدا میں جو جاں دے گیا
قبر روشن ہے اسکا کفن نور ہے

کیوں نہ بیکلؔ کا ہر شعر روشن رہے
ہاں سنو نعت گوئی کا فن نور ہے

سوغات نرالی ہے

اوصاف بڑے پیارے ، اور ذات نرالی ہے
سرکارِ دو عالم کی ہر بات نرالی ہے

ہمراہ ملائک کے ہیں چاند ستارے بھی
معراج کے دُولہا کی بارات نرالی ہے

لب ہائے مبارک یہ ہنستی ہوئی گویائی!
یوں قدس کے پھولوں کی برسات نرالی ہے!

اب روئے سبیؐ پر بھی لہرا ہی گئیں زلفیں
اب دن بھی نرالا ہے اور رات نرالی ہے

ایمان نے پائی ہے توفیق نمازوں کی
معراج کے صدقے یہ سوغات نرالی ہے

اوقات نرالے ہیں جو ان کے لئے بیتیں
جو اُن پہ تصدق وہ اوقات نرالی ہے

ہر دل کو جگاتی ہے تو بوئے مدینہ سے!
اے بادِ صبا تیری یہ گھات نرالی ہے

اک حسنِ ترنم ہے ہر لب پہ درودوں کا
بیکلؔ یہ تری فکرِ نغمات نرالی ہے

خاکِ کوئے مصطفےٰ

ربّ نے فرمایا مری قدرت کی حد کوئی نہیں
اور مرے محبوب کی رحمت کی حد کوئی نہیں

ہر بشر محدودِ آب و گِل ازل سے ہے مگر!
آپؐ ہیں خیر البشر حضرت کی حد کوئی نہیں

جب ملک سمجھے نہیں تو آدمی سمجھے گا کیا
آمنہ کے لال کی عظمت کی حد کوئی نہیں

چاند چہرے پھر پھیرے بے زباں کو دی زباں
پیکرِ اعجاز کی شوکت کی حد کوئی نہیں

آستانِ مصطفےٰ پہ بٹ رہی ہیں جنتیں!
یہ مری جنّت ہے اس جنّت کی حد کوئی نہیں

اے صبا مجھ کو بھی دیدے خاکِ کوئے مصطفےٰ
تیری جھولی میں تو اس دولت کی حد کوئی نہیں

یہ گلاب و مشک و عنبر روز آتے ہیں بھیک
پھر بھی اُن کے جسم کی نکہت کی حد کوئی نہیں

اب تو میں ذکرِ رسالت کو یقیں ہیں ہیکل ہو ا!
اب تو میرے واسطے راحت کی حد کوئی نہیں

عروسِ زندگی

عجب احساس شامل ہے مسلماں کے قرینے میں
بڑے طوفاں ڈبو رکھے ہیں اس ٹوٹے سفینے میں
نہ چھیڑ اے گردشِ دورِ حوادث بے سہاروں کو
ابھی تو بے سہاروں کا سہارا ہے مدینے میں
بشر کی کیا رسائی فکر روح القدس کیا سمجھے
"محمد آج تک اک راز ہے فطرت کے سینے میں"
گداکو جب بھی وہ چاہیں شہنشاہی عطا کر دیں
کمی تا حشر ہو سکتی نہیں ان کے خزینے میں
عروسِ زندگیِ دو جہاں اب تک معطر ہے
وہ بوئے جاوداں ہے شاہِ بطحا کے پسینے میں
عقیدت والے ان کا نام لے کر پار ہوتے ہیں
منافق بیٹھے بیٹھے ڈوب جاتے ہیں سفینے میں
میانِ خالق و مخلوق میم کملی والا ہے
نقوشِ اول و آخر ہیں اس رحمت نگینے میں

سرورِ دیں

ناؤ طوفان کے دھاروں کو بنایا ہم نے
بسترا آگ کے شعلوں پہ بچھایا ہم نے
دیکھ کر ہم کو فرشتوں نے کئے ہیں سجدے
دل کو جب نورِ محمدؐ سے سجایا ہم نے
جان تو دی مگر ایمان کو جانے نہ دیا
عظمتِ دین پہ سر اپنا کٹایا ہم نے
سرورِ دین کے قدموں سے لپٹ کر بیکلؔ
سرِ حدِ عرش سے آگے ہے بڑھایا ہم نے

تجلیوں کی نقاب

یہ جا رہے ہیں وہ جا رہے ہیں یہاں پہ چمکے وہاں پہ چمکے
جھپک گئیں دو جہاں کی نظریں نہ جانے آقا کہاں پہ چمکے

سکوں کو حرکت نہ ہونے پائی نہ حرکتوں نے سکون پایا
تجلیوں کی نقاب ڈالے حبیبِ حق لامکاں پہ چمکے

نگاہِ کون و مکاں سے دیکھو حقیقتوں کی نظر سے پوچھو
جہاں تخیل کبھی نہ پہونچا حضورِ والا وہاں پہ چمکے

نہ جانے کیا کیا ہوئیں تھیں باتیں حضور جانیں خدا ہی جانے
یہ ہم نے جانا ہماری بخشش کا تحفہ لیکر یہاں پہ چمکے

وہاں بھی امت نہ بھولے آقا جہاں تھے راز و نیاز باہم
وہیں پہ رحمت مچل گئی ہے شہ مدینہ جہاں پہ چمکے

زینتِ محمدؐ

روزِ اوّل کی زینت محمدؐ سے ہے
شامِ آخر کی رنگت محمدؐ سے ہے

بوئے گُل ہو کہ حسنِ بہارِ چمن
ہر گلی کی لطافت محمدؐ سے ہے

قبر کی تیرگی یا قیامت کے دن
ہر مصیبت میں راحت محمدؐ سے ہے

کیوں نہ بوبکرؓ افضل ہوں کونین میں
اُن کی اصل فضیلت محمدؐ سے ہے

کیوں نہ فاروقؓ کے در پہ دُنیا جھکے
اُن کی رُوحِ عدالت محمدؐ سے ہے

سارا عالم غنیؓ کا محتاج ہے
ساری عثمانؓ کی دولت محمدؐ سے ہے

سامنا کون خیبر شکن سے کرے
جب یداللہؓ کی ہمت محمدؐ سے ہے

دین پھیلا تو حسینؓ کی ذات سے
اُن کے خوں میں حرارت محمدؐ سے ہے

یاد کرتے ہیں اُن کو نمازوں میں ہم
کیوں کہ حسنِ عبادت محمدؐ سے ہے

کیوں نہ بیکلؔ کی تقدیر نازاں رہے
جان اس کی سلامت محمدؐ سے ہے

صلِّ علیٰ کی بات کرو

اندھیری رات ہے شمس الضحیٰ کی بات کرو
ستارہ آور رخِ مصطفیٰ کی بات کرو

یہ تذکرہ بھی شبِ قدر کا حسین سہی
مزا تو جب ہے کہ زلفِ دوتا کی بات کرو

نشاط و عیش کی باتوں میں زندگی ہے مگر
حیات پانا ہے تو کربلا کی بات کرو

اداس اداس ہو ماحول ہر نفس ہو گھٹن
تو بوئے جسمِ حبیبِ خدا کی بات کرو

فریب کھاؤ نہ شمس و قمر کی تابش سے
جمالِ چہرۂ صلّے علےٰ کی بات کرو

نکیر و بعد میں یہ دوسرا سوال کرے
خدارا پہلے مرے مصطفیٰ کی بات کرو

غمِ حیات کی گر دھوپ ہے کڑی بیکل
دعا میں چادرِ نورِ خدا کی بات کرو

عرش کا جلوہ

حسن کا ساماں جھوم رہا ہے
عشق کا ارماں جھوم رہا ہے

بزمِ نبیؐ میں عرش کا جلوہ
خلد بداماں جھوم رہا ہے

وہ چمکا مہتابِ نبوت!
جلوہ فشاں جھوم رہا ہے

کون چلا میدانِ عرب میں
سارا بیاباں جھوم رہا ہے

ان کے لبوں پر پاک تبسم!
لعلِ بدخشاں جھوم رہا ہے

زینت کا حاصل طرزِ تکلم
پارۂ قرآں جھوم رہا ہے

یاد لیے سرکارؐ کی بیکلؔ
ظرف بہ ایماں جھوم رہا ہے

دولتِ عشقِ سرورؐ

کتابیں ہوئیں ایک سے ایک نازل مگر اپنا قرآن اپنی جگہ ہے
ہدایت کے احکام ہیں جانے کتنے محمدؐ کا فرمان اپنی جگہ ہے
یہ مانا کہ اے گردشِ وقت تیرا، ڈبونے کو طوفان اپنی جگہ ہے
مگر باخدا آمنہ کا دلارا بھنور میں نگہبان اپنی جگہ ہے
سرِ حشر یا قبر کی کوٹھری میں نہ ہوگا کوئی جب سہارا کسی کا
چھپا لیں گے وہ اپنی کملی میں آکر ہمارا یہ ایمان اپنی جگہ ہے
مسلمان یوں نام کے ہیں کروڑوں زمانے کی رنگینیوں میں مگن ہیں
جسے دولتِ عشقِ سرورؐ ملی ہے وہ تنہا مسلمان اپنی جگہ ہے
کسی کی تمنا ہے فردوس جنت، کسی کی طبیعت میں ہے نام و دولت
ہمیں چاہیے موت قدموں پہ ان کے ہمارا یہ ارمان اپنی جگہ ہے
امین اور صادق انھیں جانتا تھا وہ بوجہل لیکن بشر مانتا تھا
بہت آج بھی ہیں بشر کہنے والے نبیؐ کی مگر شان اپنی جگہ ہے
یہ ہے جلوہ گاہِ حقیقت تجلی ابھی بزم انوار عرشِ معلےٰ
یہ معراج کی شب منور منور مگر حق کا مہمان اپنی جگہ ہے
وہی جو تھے معراج کے معترض اب چلے ماہ انجم پہ دنیا بسانے
انھیں کیا خبر آج بھی لامکاں پر وہ محبوب مہمان اپنی جگہ ہے
کوئی ناز کرتا ہے شعر و سخن پر کوئی مست ہے رونقِ انجمن پر!
مجھے ناز ہے نعت گوئی پہ بیکل یہ بخشش کا سامان اپنی جگہ ہے

شاہِ زمانہ

لو در شاہِ زمانہ مِل گیا
عاصیوں کو اک ٹھکانہ مِل گیا

زندگی اس کی مکمل ہو گئی
جس کو ان کا آستانہ مِل گیا

کیوں نہ اتراتی چلے بادِ صبا
رحمتوں کا شامیانہ مِل گیا

روزِ محشر سایۂ کملی مِلا
اے جہاں والو یہ اپنا ہمیں

ہم کو اپنا آشیانہ مِل گیا
یاد میں سرکارؐ کی بیکلؔ تجھے

نعت سے کہنے کا بہانا مِل گیا

نورِ خدا

○

نہ پوچھو مدینہ میں کیا دیکھ آئے
درِ پاک خیرالوریٰ دیکھ آئے

یہیں سبز گنبد وہ نوری منارے
سرِ فرش عرشِ علیٰ دیکھ آئے

کوئی اُن سے پوچھے تو رحمت کا عالم
جو طیبہ کو اک مرتبہ دیکھ آئے

کھجوروں کے جھرمٹ میں رقصاں بہاریں
کہو جا کے بادِ صبا دیکھ آئے

بشر کو جہاں سے ملی سربلندی
وہیں سر ملک کا جھکا دیکھ آئے

کوئی غیب ان سے چھپا تو نہیں ہے
جو آنکھوں سے نورِ خدا دیکھ آئے

یہ ایماں ہے اپنا طیبہ میں جا کر
تجلّیٔ جمالِ خدا دیکھ آئے

کہاں تیری تقدیر میں ایسا بیکلؔ
تو جا کر درِ مصطفےٰ دیکھ آئے

اُس کے نقشِ قدم

وہ جو زلفوں کو اپنی سنوارا کریں
چاند سورج بھی صدقہ اُتارا کریں
چیر دیں چاند جب وہ اشارہ کریں
منکروں سے کہو تب نظارا کریں
ہر گدا کو شہنشاہیاں بخش دیں
وہ جو ذرّے کو چاہیں ستارا کریں
کس کے آگے یہ شہ دیں تمہارا سوا
ہم گنہگار دامن پسارا کریں
اب ہمیں پاس اپنے بلا لیجئے
ہجر میں یوں ہی کب تک گذارا کریں
منزلیں اس کے نقشِ قدم پہ چلیں
جب گو بیکل وہ اپنا گوارا کریں

گلشنِ جنّت

انشاء اللہ باقرینہ جائیں گے
ایک دن ہم بھی مدینہ جائیں گے

سب چلیں گے باندھ کر زادِ سفر
لے کے ہم غم کا سفینہ جائیں گے

بزمِ سرور میں کبھو کفّار سے
چھوڑ کر سب بغض و کینہ جائیں گے

گلشنِ جنّت میں اک دن، اُن کی ہم
پا گئے خوشبوئے پسینہ جائیں گے

اُن کا اے بیکل وسیلہ ہے نجات
بام پر زینہ بہ زینہ جائیں گے

رحمت کا میخانہ

یہ چاند پہ جانے والا معراجِ نبی کیا جانے
سائینس کا یہ دیوانہ خود کو پہلے پہچانے

سرکارِ دو عالم کیا ہیں صدیق و عمر سے پوچھو
محفل میں شمع کی رونق بتلادیں گے پروانے

تم تھام کے اُن کا دامن بنکے دیوانہ دیکھو
ساری دُنیا کے آگے چلتے ہی گئے دیوانے

دربارِ رسولِ اکرم ہے رحمت کا میخانہ
جیسے ہوں ظرف کے حامل ویسے پائیں پیمانے

طیبہ سے چلا ہے کوئی گیسو کو بکھیرے میکل
بادل رحمت کے برسے شاداب ہوئے ویرانے

حاکمِ کونین

(۱)

جس راہ سے سرکار کا دیوانہ گذر جائے
بگڑا ہوا ہر کام زمانے کا سنور جائے
وہ حاکمِ کونین ہیں محبوبِ خدا ہیں
وہ چاہیں جہاں گردشِ ایام ٹھہر جائے
سورج میں گہن چاند پہ ساون کی گھٹا ہو
اس رخ پہ کہیں زلفِ معنبر جو بکھر جائے
آجاؤ دمِ نزع مسیحا کے مسیحا
ممکن ہے حیات آخری دھڑکن پہ ٹھہر جائے
وہ سرورِ کونین کا دیوانہ نہیں ہے
جو گردشِ دوراں کی نزاکت ہی سے ڈر جائے
اک عمر ہوئی آپ کو سرکار پکارے
آجاؤ کہیں عمر کا پیمانہ نہ بھر جائے
بیکل ہوں غمِ عشق میں سرکار تمہارے
ہو چشمِ کرم جس سے مری زیست سنور جائے

مشیت کی سوغات

یہ فرشِ زمیں ہے وہ عرشِ بریں ہے مشیت کی سوغات اُن کیلئے ہے
یہ بزمِ منور وہ چاند اور سورج تجلی کی برسات اُن کیلئے ہے
یہ حوروں کا جھرمٹ وہ غلماں کی محفل یہ افلاک ہیں انبیاء کے منازل
زبانوں پہ ہے سب کے نعتِ محمدؐ یہ معراج کی رات اُن کیلئے ہے
سجائی گئیں جنتوں کی بہاریں رچائی گئیں قدسیوں کی قطاریں
ہیں روح الامینؑ بال و پر کو سنوارے یہ جشنِ ملاقات اُن کیلئے ہے
وہ ہیں مالکِ نظمِ وقتِ دو عالم جہاں چاہیں ہر اک زمانہ ہو قائم
یہ مستقبل و حال و ماضی کے چرچے یہ تنظیم حالات اُن کیلئے ہے
یہ کہسار جنگل یہ دھوپ اور بادل یہ کھیتوں کے سبزے وہ ندیوں کے جل تھل
خدا کی قسم سب کے سب ان کے بیکل یہ جلووں کی بارات اُن کیلئے ہے

"وجہِ سکون"

جستجو جس کی تھی وہ خوشی پا گئے
آج بندے خدا بندگی پا گئے

اس جہاں میں جو تھی اک کمی پا گئے
یعنی وجہِ سکوں ہم سبھی پا گئے

جس کے در پر جھکی عرشیوں کی جبیں
اس جہاں والے ایسا نبی پا گئے

آج فاراں کے چہرے سے گیسو ہٹے
آج اہلِ نظر روشنی پا گئے

ہو گئے جو اداؤں پہ ان کی فدا
اصل میں وہ بڑی زندگی پا گئے

آپ نے جس پہ ہنس کر نظر ڈال دی
وہ اندھیرے میں تھے روشنی پا گئے

جو گدا ان کے چوکھٹ پہ حاضر ہوئے
وہ خدا کی قسم سروری پا گئے

پھر وہی دور ہے یا حبیبِ خدا
آج پھر راہزن رہبری پا گئے

جب سے ہم کملی والے کے بیکل ہوئے
تب سے ہم اپنے رب کی خوشی پا گئے

نگاہِ کرم

اُن کے لبوں پہ پاک تبسم مچل گیا
بڑھ کر اندھیرا نور کے سانچے میں ڈھل گیا

پوچھو عمرؓ سے رحمتِ عالم کی وسعتیں
اُن کی نظر پڑی تو مقدر بدل گیا

اللہ رے حلیمہ کے پیارے کا پائے ناز
رکھا جہاں پہ موم سا پتھر پگھل گیا

کیا کام کر گئی ہے نگاہِ کرم نہ پوچھ
میں لغزشِ حیات کا مارا سنبھل گیا

منکر نکیر قبر میں کیا کیا نہ پوچھتے
لیکن نبیؐ کے نام پہ بیکل مچل گیا

مسیحِ دو عالم

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائیگا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائینگے حشر کا سارا نقشہ بدل جائیگا

م نفسی نفسی میں اے ہمنوا ایسے میں عظمتِ مصطفےٰ دیکھنا
سکرا کے جو دیکھیں گے صلِّ علیٰ ہر پریشان کا دل بہل جائیگا

سرورِ انبیاء، مونسِ بیکساں شاہِ کون و مکاں ہادیٔ انس و جاں
آپ کی گر نگاہِ کرم ہو گئی ہر عذاب آکے رحمت میں ڈھل جائیگا

میری کیا کر سکے گی بھنور میں بلا، ناز ہے آپ پر یا حبیبِ خدا
آپ کا نام لیتے ہی بیڑہ مرا ڈوبتے ڈوبتے بھی سنبھل جائیگا

اپنی چوکھٹ پہ سرکار بلوائیے کچھ تو بیکل کے بارے میں فرمائیے
اے مسیحِ دو عالم چلے آیئے ورنہ بیمار کا دم نکل جائیگا

علم کا دریا

○

جہاں ہم نعت شاہؐ دو عالم گنگناتے ہیں
منافق کانپ جاتے ہیں فرشتے جھوم جاتے ہیں
کوئی کیا جان سکتا ہے مرے سرکار کا رتبہ
لقب اُمّی ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں
حکومت دو جہاں کی اُن کے قدموں پر نچھاور ہے
وہ اِک ٹھوکر میں قسمت بادشاہوں کی بناتے ہیں
ستارے ناچتے ہیں چرخ پر شق چاند ہوتا ہے
دُلارے آمنہ کے جب کبھی انگلی اٹھاتے ہیں
پلٹ آتا ہے سورج شام کا اُن کے اشاروں پر
اندھیرا جاگ جاتا ہے جہاں وہ مسکراتے ہیں
جنھیں تم پوجتے تھے کل خدا کہتے تھے اے لوگو
وہی بت آج ان کے سامنے سر کو جھکاتے ہیں
بڑی مدت سے یہ حسرت ہے طیبہ دیکھ لوں مرکبؔ
وہی بہتر سمجھتے ہیں وہ جانے کب بلاتے ہیں

آفتابِ نبوت

چاند سورج ستارے گگن کے لعل و گوہر لٹانے لگے ہیں
آج دھرتی پہ حور و ملائک باادب آنے جانے لگے ہیں
چاندنی نور و رحمت کی برسی رچ گیا حسنِ فطرت کا آنگن
آرہے ہیں دو عالم کے ساجن بتکدے سر جھکانے لگے ہیں
جاؤں بنجر کے سینے پہ لہکی، ہر گلی عطر و عنبر سی مہکی
پھول جھومے کوئلیا بھی چہکی، خار تک مسکرانے لگے ہیں
حوصلے راہگیروں کے جاگے سو گئے رہزنوں کے ارادے
جل گئے دیپ امن واماں کے ذہن و دل جگمگانے لگے ہیں
سبز پرچم فضا نے اڑایا سارے آتش کدوں کو بجھایا
زلزلہ قصرِ کسریٰ میں آیا دہریئے ڈگمگانے لگے ہیں
فرش تا عرش انوار چھائے کفر کے سب دیئے جھلملائے
آج ہر ہر قدم پر فرشتے اپنی پلکیں بچھانے لگے ہیں
آج آغوش میں آمنہ کی یہ آفتابِ نبوت ہے روشن!
جس کے تلووں کے دھوون میں مکی دونوں عالم نہانے لگے ہیں

انوار کا عالم

سرکارِ دو عالم کے رُخ پر انوار کا عالم کیا ہوگا
جب زلف کا ذکر ہے قرآں میں رخسار کا عالم کیا ہوگا

محبوبِ خدا کے جلووں سے ایمان کی آنکھیں روشن ہیں
بے دیکھے ہی جب یہ عالم ہے دیدار کا عالم کیا ہوگا

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہانِ زمانہ کی جھولی
محتاج کی جب یہ حالت ہے مختار کا عالم کیا ہوگا

ہے نام میں انکے ہم اتنا اثر جی اٹھتے ہیں مردے بھی سنکر
وہ حال اگر خود ہی پوچھیں بیمار کا عالم کیا ہوگا

جب ان کے غلاموں کے در پر جھکتے ہیں سلاطینِ عالم
پھر کوئی بتائے آقا کے دربار کا عالم کیا ہوگا

جب سن کے صحابہؓ کی باتیں کفار مسلماں ہوتے ہیں
پھر دونوں جہاں کے سرور کی گفتار کا عالم کیا ہوگا

طیبہ سے ہوا جب آتی ہے بیکل کو سکوں ملجاتا ہے
اس پار کا جب یہ عالم ہے اُس پار کا عالم کیا ہوگا

طیبہ کو چلو

معراج میں میم کی چلمن تو باشوق اٹھائی جاتی ہے
چپکے سے حسنِ مصوّر میں تصویر سمائی جاتی ہے

اِک نور سے ملنے نور چلا اک جلّ اللہ اک صلِّ علیٰ
ٹھہرو موسیٰؑ بیتاب نہ ہو ہاں تاب تو آئی جاتی ہے

اِک آئی ندا تعظیم کرو اے پیرو پیمبر جن و ملک
مرے صحن میں میرے نوشہ کی بارات بلائی جاتی ہے

رقصاں رقصاں ہے خلدِ بریں خنداں خنداں عرش و کرسی
محبوب کی آمد ہے گل سے ہر راہ سجائی جاتی ہے

یہ نے کیا راز کی باتیں ہیں خاموش جہاں کی ذاتیں ہیں
دربارِ احد کے چپکے سے اُمّت بخشائی جاتی ہے

واللیل سے زلف دوتا تو ہے والشمس ہے مکھڑا موہن کا
سرکار کے گل چہرے کی جھلک قرآن میں پائی جاتی ہے

دنیا کے پرستارو آؤ طیبہ کو چلو مت دیر کرو
سرکارِ عرب کی چوکھٹ پر تقدیر بنائی جاتی ہے

اے شاہِ مدینہ فرقت میں اب چین کہاں بیکل کو یہاں
بلوا لو اپنی چوکھٹ پر یاں ٹھیس لگائی جاتی ہے

درِ مصطفیٰ

جو مدینہ ہم بھی جاتے تو کچھ اور بات ہوتی
وہیں راہ بھول جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

مئے عشقِ مصطفیٰ ہم یہاں پی کے مست رہتے
سرِ حشر لڑکھڑاتے تو کچھ اور بات ہوتی

مری زیست کے عناصر درِ مصطفیٰ پہ چل کے
مرا ساتھ چھوڑ جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

مرے آنسوؤں پہ ناحق نہ ستارو مسکراؤ
جو مدینہ دیکھ پاتے تو کچھ اور بات ہوتی

یہ ستاروں کا تبسم ہے نظر نواز لیکن !
جو حضور مسکراتے تو کچھ اور بات ہوتی

مجھے زہر دینے والے بڑے کم نظر ہیں آقا
ترے نام پر پلاتے تو کچھ اور بات ہوتی

جو یہ نعتِ پاک بیکل سرِ بزم پڑھ رہے ہو
کہیں طیبہ میں سناتے تو کچھ اور بات ہوتی

نعت سنانے کا وقت ہے

اے تیرگی تو جا ترے جانے کا وقت ہے
اب آفتاب نور کے آنے کا وقت ہے

دیکھو نسیم صبح کی نازک خرامیاں
جانِ سحر کے ناز اٹھانے کا وقت ہے

چرخِ بریں پہ چاند ستارو اُتر پڑو
جشنِ ظہورِ پاک منانے کا وقت ہے

اب تک بہار پر تھے گل و غنچہ سب نثار
اب پھولوں پر بہار لٹانے کا وقت ہے

صدقہ حبیبِ پاک کا بٹتا ہے عاصیو
بگڑا ہوا نصیب بنانے کا وقت ہے

اے جلوہ ہائے عرشِ معلیٰ زمیں پہ آج
آؤ تجلیوں میں نہانے کا وقت ہے

ہر اک نفس ہے ڈوبا ہوا وجد و کیف میں
بیکلؔ نبیؐ کی نعت سنانے کا وقت ہے

تعظیمِ شہِ کونین

محبت کا کسی کے دل میں جب ارماں سنورتا ہے
تو اس کی ہر نظر میں جلوۂ جاناں سنورتا ہے

یہ محفلِ محبوبِ خلّاقِ دو عالم ہے
قرینے سے یہاں آؤ یہاں ایماں سنورتا ہے

مجلّا جس کے سینے میں ہوا عشقِ شہِ بطحا
جھکی قدموں پہ دنیا اسکے وہ انساں سنورتا ہے

ہے جس کے دلمیں تعظیمِ شہِ کونین اے بیکل
یقیناً اس کی بخشش کا ہر ساماں سنورتا ہے

نُورِ اوّل

○

زمیں سے آسماں تک یہ فرشتے جا کر پکار آئے
گناہگار و مناؤ خوشیاں شفیعِ روزِ شمار آئے

وہ نورِ اوّل سراپا رحمت عطا کے پیکر خدا کی نعمت
وہ مونس و غمگسار بن کر دکھی دلوں کے قرار آئے

چمن نے کی آبرو نچھاور پہ گلوں نے سجدے کیے قدم پر
نقاب الٹے گہر لٹاتے وہ جب سوئے لالہ زار آئے

بشر کی تشہیر کرنے والو نہ اٹھ سکا تم سے بارِ احساں
کہ خاکیوں کی اس انجمن میں وہ عرش کے تاجدار آئے

جہانِ خاکی کے تیرہ بختو، خطا شعار و، تباہ کار و
چھو اس طرح جاؤ آبدیدہ کہ ان کی رحمت کو پیار آئے

کہیں نہ کھل جائے حسیم نرگس کہیں نہ برپا ہو حشر کا دن
زمیں پہ تارِ نظر سے چلنا حبیب کا جب دیار آئے

میں اُس کی ہر اک ادا پہ بسمل کروں عقیدت سے دل نچھاور
لشہ مدینہ کے در پہ جا کر جو اپنی ہستی سنوار آئے

سہارے کیا کہنا

اے رہرو طیبہ اصلّ علیٰ اس در کے نظارے کیا کہنا
کونین کو جس چوکھٹ سے سدا ملتے ہیں سہارے کیا کہنا
ساحل پہ رکا ہوگا بیڑہ، موجوں نے قدم چوما ہوگا
رہ پہ ذرے خنداں ہونگے جیسے کہ ستارے کیا کہنا
طیبہ کے شگفتہ باغوں میں اللہ رے کھجوروں کے جھرمٹ
جیسے کہ اٹھیں ہوں دست دعا رحمت کے سہارے کیا کہنا
ٹیلے کی ہتھیلی پر پودے جیسے کہ نمازوں کی صف ہوں
کرنیں ہوں گی رقصاں رقصاں زمزم کے کنارے کیا کہنا
وہ گنبدِ خضرا پر شمعیں انگڑائیاں بھی لیتی ہوں گی
جیسے کہ فلک کے ماتھے پر ہنستے ہوئے تارے کیا کہنا
وہ محفلِ ذکرِ پاک جہاں رحمت ہے برستی اے برکلؔ
دراصل وہ سننے والے ہیں اللہ کے دلارے کیا کہنا

جمالِ خدا

امامِ صفِ انبیاء بن کے آئے
وہ آئے جمالِ خدا بن کے آئے

زمیں پر جھکے جا رہے ہیں ستارے
وہ کملی میں شمس الضحیٰ بن کے آئے

یہ شمس و قمر اُن کے تلوؤں کو چومیں
سرِ فرش نور الہدیٰ بن کے آئے

مہک اٹھا کونین کا گوشہ گوشہ
وہ کیفیتِ جانفزا بن کے آئے

جہاں پر پھنسی ناؤ انسانیت کی
وہاں مصطفٰے ناخدا بن کے آئے

دلوں کی تسلّی لحد کے اُجالے
سرِ عرش وہ آسرا بن کے آئے

نظر آئے گی اپنی اپنی حقیقت
رسولِ خدا آئینہ بن کے آئے

محوِ غمِ سرکارؐ

جب کبھی محوِ غمِ سرکارؐ ہو جاتے ہیں ہم
بزمِ مہر و مہ پہ جلوہ بار ہو جاتے ہیں ہم

ہم ہیں اخلاق و محبت کے پیامی ہاں مگر
دشمنِ حق کے لیے تلوار ہو جاتے ہیں ہم

جنگ کے میدان میں مردِ مجاہد ہیں مگر
بزمِ الفت میں سراپا پیار ہو جاتے ہیں ہم

دورِ حاضر عزمِ طوفانِ بلا کے سامنے
بے خطر اک آہنی دیوار ہو جاتے ہیں ہم

آگ کے شعلوں پہ سو جاتے ہیں چادر تان کے
برگِ گل کی چھیڑ پہ بیدار ہو جاتے ہیں ہم

دشمنوں کی بخش دیتے ہیں خطائیں بے طلب
آنکھ دکھلائے تو شعلہ بار ہو جاتے ہیں ہم

پیار کی شبنم سے سینچی فصلِ کشتِ غیر کو
کفر کی کھیتی پہ محیط آتشبار ہو جاتے ہیں ہم

ذکرِ سرکارِ دو عالم کے تاثر کی قسم
کیف بن جاتا ہے نغمہ بار ہو جاتے ہیں ہم

قیمتِ امن و اماں کا جب کبھی چرچا ہوا
بن کے موتی ہر گلے کا ہار ہو جاتے ہیں ہم

تھک کے سو جاتا ہے جب بھی کاروانِ زندگی
موت شاہد ہے کہ پہریدار ہو جاتے ہیں ہم

نرم لہجے سے ملو گے پاؤ گے آساں ہمیں
سختیوں کے سامنے دشوار ہو جاتے ہیں ہم

محفلِ علم و عمل یا حلقۂ ایجادیں
فہم سے پوچھو بلند افکار ہو جاتے ہیں

خاکِ طیبہ جان کر لاتے ہوئے تجھ کو صبا
بن کے بیکل شوق میں بیمار ہو جاتے ہیں ہم

نور کا صدقہ

اں ہم ذکرِ شاہ کوثر و تسنیم کرتے ہیں
فرشتے نور کا صدقہ وہیں تقسیم کرتے ہیں

ب اُمّی ہے لیکن رتبۂ علم و عمل دیکھو
نصابِ دو جہاں کو واقفِ تسلیم کرتے ہیں

بن کر پہونچتا ہے جو اُن کی بزمِ نوری میں
اُسے اپنے کرم سے شاہِ ہفت اقلیم کرتے ہیں

راز فہمِ انساں، اختیار ان کا وقار اُن کا
وہی بعد از خدا کونین کی تنظیم کرتے ہیں

کو چہرۂ انور سے زلفِ عنبریں آقا
جہانِ رنگت و نکہت میں حسیں ترمیم کرتے ہیں

ے آستانِ سرورِ عالم نظر ڈالو!
کروڑوں دل ہمیں پر سجدۂ تعظیم کرتے ہیں

دشمن بھی لیکن میں اس کا نام لیوا ہوں
کہ جس کا مرتبہ اغیار بھی تسلیم کرتے ہیں

چلو طیبہ کو بیکل قاسمِ نعمت کی چوکھٹ پر
بقدرِ ظرف آقا آبرو تقسیم کرتے ہیں

دامانِ سرورؐ

جب زباں تیری شمشیر بن جائے گی
تیری ہر سانس تقصیر بن جائے گی

اے گنہگارِ طیبہ تو چل سر کے بل
دیکھنا تیری تقدیر بن جائے گی

جس کے ہاتھوں میں دامانِ سرورؐ رہے
حشر میں اُس کی توقیر بن جائے گی

اس کے دل پر جو ذکرِ مدینہ کرے
سبز گنبد کی تصویر بن جائے گی

جس کا طیبہ کی گلیوں میں نکلے گا دم
اس کی فردوس جاگیر بن جائے گی

اُن کے قدموں کو چھو کر جو آئے صبا
اہلِ دل کو وہ اکسیر بن جائے گی

نعتِ سرورؐ میں بیکل تو بیکل رہے
ایک دن تیری تقدیر بن جائے گی

دلنشیں مسکراہٹ

حرِ غم میں اگر بیکسوں کو شاہِ دیں کا سہارا نہ ہوتا
شر تک کشتیٔ زندگی کا کوئی شاید کنارا نہ ہوتا

ہر نفس پہ بروزِ قیامت جانے کیا کیا نہ مشکل گزرتی ہے
کملی والے شفیع الامم کو گر سبھوں نے پکارا نہ ہوتا

بوں پہ مرے مصطفٰے کے دل نشیں مسکراہٹ نہ ہوتی
ند سورج بھی روشن نہ ہوتے عرش پر اک ستارا نہ ہوتا

اپنے سائے پہ ہم سر جھکاتے ایک رب کو نہ پہچان پاتے
بزمِ ہستی میں گر جلوہ فرما آمنہ کا دلارا نہ ہوتا

کھولتا گر نہ ارشادِ سرور چھوڑتا گر نہ دامانِ اطہر
کوئی دورِ ترقی میں یکسر پھر مصیبت کا مارا نہ ہوتا

وحدت کا نگینہ

ہاں ساقیٔ کوثر کے ہاتھوں جب دور میں مینا آتا ہے
رندوں کو مزا آجاتا ہے زاہد کو پسینہ آتا ہے

حبشیؓ کی نگاہوں سے دیکھو اس محفل اطہر کی رو
سلمانؓ سے پوچھو اے لوگو کس ڈھنگ سے پینا آ

اے دل تجھے ہر دھڑکن کی قسم للہ ابھی بیتاب نہ ہو
وہ دیکھ کھجوروں کا جھرمٹ وہ دیکھ مدینہ آتا ہے

کیوں فرش پہ بسنے والوں کو تقدیر پہ اپنی ناز
جب حور و ملک کو اس در سے جینے کا قرینہ آ

سرکارِ مدد سرکارِ مدد ہر سانس پکارا کرتی ہے
جب موجِ بلا بل کھاتی ہے طوفاں میں سفینہ آتا ہے

یہ شمس و قمر تابانی کو سو بار نچھاور کرتے
جب بزمِ نبوت سجتی ہے وحدت کا نگینہ آتا

سرکارِ دو عالم کے در سے کچھ خاکِ صبا وہ لاتی ہے
تعظیم کرو دنیا والو وہ نوری خزینہ آتا ہے

تجھ کو ہے صبا جلووں کی قسم محبوب خدا سے کہہ دینا
اک بیکلؔ ہند میں ہے جس کو غم میں ترے جینا آتا ہے

غلامانِ مصطفےؐ

جب مجھ پہ ملتفت مرے سرکارؐ ہو گئے
سب منکشف حیات کے اسرار ہو گئے

گزرے ہیں جس طرف سے غلامانِ مصطفےؐ
صحرا بھی پاؤں چوم کے گلزار ہو گئے

کشتی چلی تھی نام حبیبِ خدا کے ساتھ
طوفاں نے لاکھ چھیڑا مگر پار ہو گئے

محشر کا مجھ کو اب تو کوئی خوف ہی نہیں
سرکارِ دو جہاں مرے غمخوار ہو گئے

جس راہ سے حبیبِ خدا کا گذر ہوا
نقشِ خزاں بھی رشکِ چمن زار ہو گئے

جب سے ملی ہے دولتِ نعتِ نبیؐ مجھے
مقبول میرے بزم میں اشعار ہو گئے

یہ ہے کمالِ نعتِ شہِ انبیاء کی شان
بیکلؔ کے ہمزباں درو دیوار ہو گئے

سرکارؐ تمھارے ہاتھوں میں

ساحل ہے تمھارے قبضے میں منجدھار تمھارے ہاتھوں میں
سرکارؐ جگت کی نیّا کی، پتوار تمھارے ہاتھوں میں

ایمان کو نصرت ملتی ہے اور کفر کی جڑ کٹ جاتی ہے
اے صلِّ علیٰ اخلاق کی ہے تلوار تمھارے ہاتھوں میں

وہ عرش کو جلووں کی دولت، دھرتی کو نظاروں کی قیمت
ہے لاج تو دونوں عالم کی سرکارؐ تمھارے ہاتھوں میں

جب چاہو زمانہ روشن ہو جب چاہو اندھیرا ہو جائے
ہیں شمس و قمر کے دونوں ہی مینار تمھارے ہاتھوں میں

یہ داورِ محشر دیکھے گا تم کس بندہ سے راضی ہو!
میدانِ قیامت کا ہو گا مختار تمھارے ہاتھوں میں

ہر علم خدا نے بخشا ہے ہر راز تمھیں بتلایا ہے
اے امّی لقب ہر غیب کا ہے اظہار تمھارے ہاتھوں میں

سرکارؐ نگاہِ لطف ادھر اس دام سے بچ کر جائیں کدھر
سنسار کے ہاتھوں میں ہم ہیں سنسار تمھارے ہاتھوں میں

اب پیارے نواسوں کے صدقے بیکلؔ کو بلا لیجے آقا
اس کا جیون ہر حال میں ہے سرکارؐ تمھارے ہاتھوں میں

وسعتِ دو جہاں

روزِ اوّل ہی سے ہے تن من رسولُ اللہ کا
میرا سب کچھ کلمۂ احسن رسولُ اللہ کا

گنبدِ خضریٰ پہ صدقے رفعتِ عرشِ بریں
وسعتِ ہر دو جہاں آنگن رسولُ اللہ کا

چاند اس کے پاؤں چومے منہ دھلائے آفتاب
جس نے دیکھا ہے رُخِ روشن رسولُ اللہ کا

وہ کھجوروں کی قطاریں وہ مدینہ کی بہار
ہے نرالا خلد سے گلشن رسولُ اللہ کا

بحرِ رحمت میں مچلتی نور کی موجوں کو دیکھ
آمنہ کی گود میں بچپن رسولُ اللہ کا

عائشہؓ کو بارشِ رحمت نظر آنے لگی
ہے مجسّم معجزہ اُترن رسولُ اللہ کا

داورِ محشر کے ہیں جب سرورِ عالم حبیب
سر دُھنے گا حشر میں دشمن رسولُ اللہ کا

ہے وسیلہ ہی یہ بیکلؔ دو جہاں کا انحصار
غوثؓ کا دامن بھی ہے دامن رسولُ اللہ کا

نگاہِ مقدس

سرکار کا غلام جدھر سے گزر گیا
بگڑا ہوا اُدھر کا مقدر سنور گیا

ٹھہری جہاں نگاہِ مقدس حضورؐ کی
دیکھا گیا وہیں پہ زمانہ ٹھہر گیا

اس کے مزار پاک پہ بٹتی ہے زندگی
جو اُلفتِ رسولؐ میں جاں سے گزر گیا

خالق کا خوف دل میں جو انساں نہ رکھ سکا
مخلوق کے وہ ادنیٰ اشارے سے ڈر گیا

دانستہ جس نے چھوڑا درِ شاہِ دوجہاں
وہ ٹھوکروں میں جانے کہاں دربدر گیا

جنّت اتر پڑی ہے مہکتی ہوئی اِدھر
جھونکا صبا کا طیبہ سے ہو کر جدھر گیا

محبوبِ دوراں

تصور میں مدینہ کی جہاں تصویر بنتی ہے
وہیں پر زندگی کا ہر ادا تنویر بنتی ہے

یہ خاکِ پاک ہے سرکارِ دو عالم کی چوکھٹ کی
یہی ایمان والوں کے لئے اکسیر بنتی ہے

کوئی کہدے منافق سے ادب سے چل کے دیکھے
درِ محبوبِ دوراں پر ہر اک تقدیر بنتی ہے

زباں ذکرِ نبی پر جس کی کچھ تکرار کرتی ہے
زبانِ خلق اس کے واسطے شمشیر بنتی ہے

اسی کے در پہ جھکتی ہیں یہ دو عالم کی تقدیریں
جواں پر مٹ گئی وہ ذات عالمگیر بنتی ہے

یہ صدقہ ہے شہِ ہر دو سرا کی نعت گوئی کا
تری ہر بات بیکل بزم میں دلگیر بنتی ہے

مالکِ فردوس مرحبا

ارشاد لاشریک کا ہے پیار بے مثال
یعنی ہر ایک حال میں سرکار بے مثال

جس نے سُنا وہ آپؐ کا گرویدہ ہو گیا
اُمّی لقب کی ایسی ہے گفتار بے مثال

وہ فاقہ کش کہ مالکِ فردوس، مرحبا
وہ بوریا نشین ہے مختار بے مثال

جس رہگذر سے جائیں تو پتھر بھی موم ہو
اللہ کے حبیبؐ کی رفتار بے مثال

وہ زلف ہے کہ رحمتوں کی رات لاجواب
وہ چہرہ ہے کہ بارشِ انوار بے مثال

"اختیار ہے اُنکو"

جہاں کوئی سفرِ زندگی سے ہارا ہے
خیالِ شاہِ عرب نے اُسے پکارا ہے

کلامِ حق کا یہ ارشاد ہے تعالی اللہ
وہی ہمارا ہے محبوبؐ جو تمھارا ہے

مجھے پسند نہیں ہیں جہاں کے باغ و بہار
مری نظر میں درِ پاک کا نظارا ہے

جو اُن کے ہجر میں آنسو مژہ پہ رک جائے
نگاہ والو وہ ہنستا ہوا ستارا ہے

ہمیں کو دُنیا مٹانے چلی ہے کیا کہئے
ہمیں نے گیسوئے ماحول کو سنوارا ہے

جنھوں نے سیکھی ہے تعمیرِ آشیاں ہمسے
انھیں ہماری ہی تخریب اب گوارا ہے

مریضِ قلب جو کہتے ہیں مجھ کو وہ سُن لیں
غمِ حبیب مری زندگی سے پیارا ہے

وہ جس طرح بھی رکھیں اختیار ہے انکو
کسی کی اُن کی حکومت میں اِجارا ہے

حضور! آپ کے بیکل کو خوف ہی کیسا
اُسے تو بس نگہِ لطفِ ناز کا سہارا ہے

نجات دوام

تعریف میں جو کرتا ہوں خیر الانام کی
عزت بلند ہوتی ہے میرے کلام کی

کچھ ایسی پی ہے ساقیِ کوثر کے نام کی
خواہش نہیں رہی ہے کسی مے و جام کی

یا مصطفےٰ کے بعد زباں اور کیا کہے
لذت ملی ہے اسکو اسی ایک نام کی

روشن ہے صبح تابشِ روئے حبیبؐ سے
گیسوئے مشکبار سے رونق ہے شام کی

بادِ صبا کا کیوں نہ سرخوش ہو دماغ
لے آئی خاکِ پا شہِ اعلیٰ مقام کی

ہیں آج لامکاں پہ شہِ دیں جلوہ گر
اک دھوم عرش پر ہے درود و سلام کی

ٹوٹی ہوئی چٹائی پہ وہ آمنہ کے لال
کنجی لئے ہیں!! دونوں جہاں کے نظام کی

یہ اقتدار یہ اختیار

شہِ مدینہ کا فرمان ٹل نہیں سکتا
یقیں جانو کہ قرآں بدل نہیں سکتا

تم آج اُن پہ ہنسو کل مگر خدا کے حضور
بغیر اُن کے کوئی کام چل نہیں سکتا

جہاں وہ چاہیں ٹھہر جائے گردشِ ایام
زمانہ دوسری کروٹ بدل نہیں سکتا

جو گر گیا ہے نگاہِ کرم سے حضرتؐ کی
کبھی وہ روزِ جزا تک سنبھل نہیں سکتا

یہ اقتدار کہ جھک کر شجر سلام کرے
یہ اختیار کہ سورج بھی ڈھل نہیں سکتا

انھیں کے نور کا یہ ماہتاب ہے محتاج
نہ مسکرائیں تو یہ دیپ جل نہیں سکتا

ہے اس کے دل میں مدینہ کے چاند کا جلوہ
اب اور چاند سے بہک بہل نہیں سکتا

دُنیا میں تاجدار رہے

سِتم شعار یہ سچ ہے کہ سنگبار رہے
مگر حبیبِ خدا اُن کے غم گُسار رہے

سروں پہ جن کے رہی خاکِ نعلِ پاکِ حضورؐ
خدا گواہ وہ دُنیا میں تاجدار رہے

وہ ہو چمن کہ بیاباں جہاں سے وہ گزرے
قسم خدا کی وہی حاصلِ بہار رہے

کیا ہے ذکر کو اونچا خدا نے خود ان کے
گھٹانے والے گھٹا کر ذلیل و خوار رہے

دعائیں کرتے تھے سرکار مسکراتے تھے
مگر جو گالیاں دیتے تھے شرمسار رہے

تھے مُقتدی شبِ معراج انبیاء و رُسُل
امام سب کے تو محبوبِ کردگار رہے

جنوں کی راہ میں ہیکل آرہے ہیں دیوانے
درِ حضور پہ پہونچے تو ہوشیار رہے

گیت اور نظمیں

گھر گھر چاندنی

پڑ گئی کعبۂ عرب کے بام و در پر چاندنی
پُر فضا، پُر کیف منظر، رُوح پرور چاندنی
رفتہ رفتہ کر کے عالم کو منوّر چاندنی
چھا گئی دونوں جہاں پر نور بن کر چاندنی
چمکا مکّہ میں قمر اور پھیلی گھر گھر چاندنی

صاحبِ لولاک، ختم المرسلیں، نورالہدیٰ!
رحمۃ اللعالمیں، محبوبِ حق شمس الضحیٰ!

چشم مازاغ البصر واللیل ہے زلفِ دوتا
دیکھ کر بدرالدجیٰ کے روئے روشن کی ضیا
چاند ہے قربان قدموں پر نچھاور چاندنی

شمع ہے روشن مگر ہے بیچ میں فانوس کے
حسن ہے چلمن میں اور جلوے نظر کے سامنے
چاہنے والا ہے خنداں شادماں محبوب ہے
میم کا پردہ جو اٹھ جائے تو دنیا دیکھ لے
چاند ہے پردے میں بیکل اور بلاہر چاندنی

تجلّیاتِ جمالِ نبیؐ

پہاڑوں کے خاموش غاروں سے پوچھو
ڈھکے برف کے کوہساروں سے پوچھو
لہکتے ہوئے سبزہ زاروں سے پوچھو
مشیّت کے ان شاہکاروں سے پوچھو
وہ نورِ خدا ہیں نظاروں سے پوچھو

یہ ٹیلوں پہ سورج کی کرنوں کا عالم
سحر میں یہ کہرے کی برکھا کا عالم
یہ فصلوں کی پائل کی جھنکار چھم چھم
یہ فطرت کے بربط یہ جھرنوں کا سرگم
نبیؐ کو انھیں آبشاروں سے پوچھو

یہ شفاف سڑکوں کی انگڑائیوں سے
درختوں کی پُرکیف پرچھائیوں سے
یہ گملوں میں پھولوں کی رعنائیوں سے
یہ اٹھلائی اٹھلائی پُروائیوں سے

گلِ آمنہ کی بہاروں سے پوچھو

وہ گیسو کہ "واللیل" کی دلکشی ہے
جبیں جس سے "والفجر" کی روشنی ہے
وہ عارض کہ "والشمس" کی تازگی ہے
وہ دنداں کہ "والنجم" کی چاندنی ہے

وہ چہرہ جسے تیس پاروں سے پوچھو

تبسّم میں حق کی چھپی راز داری
نگاہِ کرم جس سے ہے فیض جاری
کفِ پا پہ ماہ و خورشید واری
چٹائی پہ کونین کی شہریاری

وہ مختار ہیں تاجداروں سے پوچھو

غریبوں کے فاقے میں ان کے نظارے
یہ عزم مجاہد انھیں کے سہارے
بھنور میں انھیں کشتی والا پکارے
انھیں کے بھروسے ہیں سب غم کے مارے
انھیں حشر میں غم کے ماروں سے پوچھو

بلندی یہ جا کر کبھی پستیوں سے
کبھی ہوش میں مرت کی مستیوں سے
کبھی جا کے ویرانوں میں بستیوں سے
کبھی کھوئی کھوئی ہوئی ہستیوں سے
کبھی صحرا اور مرغزاروں سے پوچھو

یہ لوح و قلم جلوہ لامکاں کیا
یہ خلد بریں اور ہفت آسماں کیا
یہ خوش رنگ عالم یہاں کیا وہاں کیا
یہ خورشید و مہتاب یہ کہکشاں کیا
سبھی اُن کے بیکل ستاروں سے پوچھو

کرم کی نجریا

زمانے کے داتا، مدینے کے باسی بلا لیتے مجھ کو بھی اپنی نگریا
تو بِکھ نہ بگڑے تا دو عالم کے رہبر ہو جاتی دکھی پر کرم کی نجریا

محبت کو وہ مرتبہ مل گیا ہے، اذاں دی یہ کس نے جہاں ہل گیا ہے
شہادت کی انگلی اٹھی بے تکلف جو نام آیا پہنچے تمھاری بجھریا

اسے عشق کہتے ہیں ہر دم ہو فرقت، کٹے روز و شب ہجر میں یہ محبت
شنیدہ بیاں پر وہ سب دانت توڑے کوئی جا رہا ہے عرب کی ڈگریا

ید اللہ کے زانو پہ نیند آگئی ہے، قضا عصر بھی ہے محبت تو دیکھو
بہت روئے حیدر کھلی چشم سرور، تو سورج نے منھ سے پلٹ دی چدریا

ادھر دیکھے سنگ پڑھتے ہیں کلمہ، ادھر جانور پیش کرتے ہیں سجدہ
ہوا چاند دو ٹکڑے حیراں ہیں کافر حبیب خدا کی اٹھی جو انگریا

حلیمہ کے گھر چاند تارے تو بل بل کے رات بھر لوریاں دے رہے ہیں
کیسے بھیڑیا لے گیا بیچ بن میں وہ ہے کون جس نے چرائی بکریا

تمھیں ہو تمھیں گنبد خضری والے، یہ جس کے لئے دونوں عالم بنے ہیں
تمھارے لئے ہے خدا اور خدائی، تمھارے لئے کچھ نہ باقی کسریا

اے خیر البشر، شافع روز محشر، چراغ ہدیٰ، مالک حوضِ کوثر
بلا لو قریب اپنے بیکل کو سرور، بڑی معصیت میں کٹی ہے عمریا
شب و روز فرقت میں کٹتے رہے ہیں گرا آرزوئیں یہی چاہتی ہیں
بنوں خاک طیبہ کی گلیوں کی بیکل، میں بیکل بنا جل کی جیسے مچھریا

دوہا

چندر اکا دوئی ٹوک کریا دوئی جگ کے مہراج
برون سے کلمہ پڑھو یا نبین کے سرتاج
مانو تا کو جیون دینہو سمجھیہ تشو کر دینہو
ہر دے پرسنسار کے موہن تمھرے پریم کا راج

جنمے عبداللہ کے دلروا

بطحیٰ سے اک چاند اُدے بھے، ہوئی گئے دو دُجگت اُجیار
تارے جھک جھک لیت بلّیاں مُکھ سے چومت جن بیار
دھوئے چرن پھول کی شبنم، کلیاں دیپ جلائے
گنگنائیں بھنورے صلّ اللہ، رحمت رس برسائے
چندا چلا چکوری بن کے، نور کا آنچل سُرج پسار
بطحیٰ سے اک چاند اُدے بھے ....

ہریالی چھو اور چھائے گئے، رحمت کے گھن برسن لاگ
منہ کے بل اوندھے بھئے دیوتا فارس گدھ کی بجھ گئے آگ
کسریٰ کے گر گئے کنگورے مٹ گئے ابلیسی دربار
بطحیٰ سے اک چاند اُدے بھے ....

نہر سماوی جل تھل ہوئی گے مارے ہلکورا لہرائے
پنچھی بن جل نعت سنائیں کعبہ آپن سیس نوائے

ورت چھوڑ چلیں سب حوریں، رضواں کھولے خلد کا دوار
ئی ہے اک چاند اُدے بھئے . . . .

چھاگل بھر بھر چلے فرشتے جگمگ جگمگ بھئے چھو اُدَر
ساتوں فلک زمین کا ماتھا چومے منہ بھر بھیال جور
م سے جیسے اعیر تک آئے درش خاطر نین سنوار
ئی ہے اک چاند اُدے بھئے . . . .

کونپل کونپل پتی پتی مسکائی ، بھئے مرگ کلول
ایسی برسو پھوٹی رحمت کی جہہ سے بد لا جگت بھوگول
پنچ پریم کا ساگر اُمڑا اک میں کھائی باگھ سیار
ئی ہے اک چاند اُدے بھئے . . . .

کٹ گے کو ہر بیے دکھین کا ، بہور دن بیچ دکھ بھئے دور
پتھرن میں ہنس پڑی غریبی ماتھا ٹیک دیہن مزدور
بلی جیوت عرب نگری سے جور جلم کی گئے اندھیار
ئی ہے اک چاند اُدے بھئے . . . .

چوری جھوٹ کا کہرہ چھٹ گئے رحمت پھول کھیں ارگھان
چغلی جوا کا دھند ھربت گئے دیپک لیہے اٹھا ایمان
میل بھئی نس بدمانس کی ، پکڑن رستہ سیدھا
ئی ہے اک چاند اُدے بھئے . . . .

بن بگیا ار وکھیت لہک گئے، اُپجے اَنّ ادھک امول
جو، کھجور، برھو بھاؤ بکانے بڑھی تجارت گنٹھیا کھول
نہر، جہر، بھئے اک گھاٹے سب کو ملے اُچت ادھک
بطحیٰ سے اک چاند اُدے بھئے . . . .

عرب عجم آکاش سے دھرتی کے باسن کی کٹی کلیس
ستیہ شانتی کا ہر گھر ییں گونجن لاگا مدھر سندیس
ایک بیٹھکا سب جن پائن کیا رعیت کیا ر
بطحیٰ سے اک چاند اُدے بھئے . . . .
جاگی بھاگ بنی ہاشم کی نہکے نگن بھبو نواں ہوئے
مائی آمنہ کی کوکھ اُجاگر جگمگ سگھرا انگنواں ہوئے
ظلمت کفر کی سانس اکھڑ گے رحمت کی ہوئی گئے بھفسا
بطحیٰ سے اک چاند اُدے بھئے . . . .
تانتا باندھ چلیں سب قدسی، دیپک بالے تھامے جام
سبز پھریرا لیکر اترے پڑھتے روح الامین سلام
آئے گئے دو ئی جگ کے رحمت سب پاپن کے تارن ہا
بطحیٰ سے اک چاند اُدے بھئے . . . .
سگرو جگت بتارے نکھرا سوکھی دھرتی بھئی نہال
جنمے عبداللہ کے دُلروا آدا سکھی جیت کا سال

بَل بھی نچھاور دُنیا وارے قدرت سبھو سنگار
حیٰ سے اک چاند اُدے بھئے ....

اُٹھ اُٹھ کے تعظیم کو دھائے جھومیں پڑھیں درود و سلام
جنّ و ملک پیمبر عہ منفی پا تھر بروا کریں کلام!

بیکل آشا جو ہے تمہرا، تم پر مات پتا بلہار
بطحیٰ سے اک چاند اُدے بھئے ہوئی گئے دُوجگت اُجیار

معراج کی رتیا

چاند سُورج بھئے دُو دُو نچھاور، تلون پر سج ہن کے
کونے جیہہ سے کو دِکھائے مُکھڑا عربی ساجن کے
رُوح الامینؑ چلے بطحا کو تجھ سے آس لگئ
چرنن سے انکھیاں مل مل کے ملن سندیس سن
پڑھتی چلی درود بیریا، سہرا ساتوں کلمن کے
چاند سُورج بھئے دو دو نچھاور ....
چلا براق آکاش پہ جگمگ سیس چھتر لہرائے
ایہر اُدہر دوئی اور فرشتے دونوں جگ للچائ
جگر مگر معراج کی رتیا نبیؐ چلے دُولھا بن کے
چاند سُورج بھئے دُو دُو نچھاور ....
ایک پلک جھپکی تو دیکھا بجلی چمکت جائے
یہ گئے وہ گئے دُور نکس گئے کو دیکھ نہ پائے
جائے بارات آکاس پہ جگمگ دونوں جگ کے سجن کے
چاند سُورج بھئے دو دُو نچھاور ....

پگ پگ پر بلہاری حوریں صدقے غلماں جائیں
آدمؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ دولہا کے گن گائیں
عرشِ معلیٰ جھوم جھوم کے پنہی چومت چرنن کے
چاند سورج بھئے دو و نچھاور ....

آن میں عبداللہ کا للنا اوہ جا گگن کو دہن بسایے
دوتن کے جھمرھا ون پہونچے تینکھ ار و ڈکھ سبو جر جا
عرض کریں جبریلؑ کہ آگے جائیں گتیاں دکھین کے
چاند سورج بھئے دو و نچھاور ....

ملے احد سے احمدؐ پیارا سے میم کی آڑ ہٹائے
بھید کی بتیاں گپ چپ ہوئی گئے امت بخشی جائے
مل گئے جیوت میں جیوت منوہر لاج رہی سب جلمن کے
چاند سورج بھئے دو و نچھاور ....

دیکھ دیکھ آکاش کی شوبھا جگ ننناں للچائے
ایسے سگھر سمے پر جھم جھم رحمت گھن برسائے
چومت پھول چلی پرو یا عرب نگر کے بگین کے
چاند سورج بھئے دو و نچھاور ....

دھرتی پر معراج کا دولہا چھن میں لوٹ کے آئے
سنتے گھن جے سانچے کہے تے صدیقؓ کی پدوی پائے

ابو جہل بھو جھوٹ لگا بُس گیان نہ پہونچی دشمن کے
چاند سُرج بجھے دو دُنچھا در ....

پاگل پنچھی جیسے پیو بن اک پل کل نہ پائے
بن کل جیسے بن جل مچھری تڑپ تڑپ رہ جائے

دیسے ہمر و ننیاں سنگل بھیک دو داتا درشن کے
چاند سُرج بجھے دو دُنچھا ور تلوں پر من موہن کے

نور کی جھڑی

اک جھڑی نور کی چاروں اُور رہا لگی
دیکھو طیبہ کی بانکی بجریا لگی
آخری وقت اے آمنہ کے للن
ٹھہری رہیا ہماروں دو دریا لگی

جشنِ وِلادت باسعادت

جشنِ میلاد ہے، ہر نظر شاد ہے،
رقص میں ہو سارا جہاں، السلام اے شہِ دو جہاں

موسم ہے بہارِ چمن، بلبلوں کی ہے دُنیا مگن
نورِ وحدت کی پہلی کرن، رحمتوں کی سجی انجمن
عشق سرشار ہے، حسنِ انوار ہے
کھل اٹھا عزم کا گلستاں، السلام اے شہِ دو جہاں

عرش تا فرش چرچا ہوا، لایا تشریف نورِ خدا
ہر زباں پر ہے صلِّ علیٰ، حور و غلماں کہیں مرحبا
نکھرا ارمان ہے، نکھرا ایمان ہے
آدمیت نے پائی زباں، السلام اے شہِ دو جہاں

آج حسرت ہے کتنی حسیں، سب اُمیدیں بنیں مہ جبیں
آج آنکھوں میں آنسو نہیں، ہے مسرت بڑی دلنشیں
روح کی تازگی، جان کی دل کشی!
مل گئی زندگی کو اماں، السلام اے شہِ دو جہاں

نورٌ نورٌ

اے خیر البشر رات ہے نہ سحر گم ہوا فرقِ لیل و نہار، ہر طرف نور ہے
حور و ملائک، گگن کے تارے گائیں رسالت کے گیت
چاند سورج دیکھیں آنکھ لبھائے، بدلی زمانے کی ریت
عرش ہے فرش پہ ہے مگن ہر نظر رحمتیں ہو رہی ہیں نثار، ہر طرف نور ہے
دعائے خلیل میں کتنا اثر ہے، ماحول ہے جلوہ بار
نویدِ مسیحا بڑی معتبر ہے، مسرور ہے روزگار
خلد آئی اتر، وجد میں جھوم کر کر رہی ہے مشیت دلار، ہر طرف نور ہے
شام کی زینت گیسو سنوارے، چہرے پہ صبح نثار
تلوؤں کا صدقہ چندرماں نہالے، چومیں ستارے غبار
بت گرے ٹوٹ کر مٹ گئے جادوگر ظلمتوں میں مچا خلفشار، ہر طرف نور ہے
کون و مکاں میں نظامِ مشیت چھلکائے جام و سرور
نورِ ازل با نقابِ بشریت بانٹے دلوں کو شعور

جھک گئے تاجور، سو گئے کم نظر — آئے کونین کے شہریار، ہر طرف نور ہے

کفر کے ہاتھ میں پتھر کے دانے کرتے ہیں سحر کی بات
وہم و گماں کے سوئے فسانے، چمکی یقیں کی حیات

شق ہوا ہے قمر، شمس آیا اُبھر — یہ نبوت کا ہے اختیار، ہر طرف نور ہے

بادِ صبا کی سجی رعنائی، نکھرا چمن کا سہاگ
سوئی ہوئی ہر کلی مسکرائی، گونجا محبت کا راگ

لعل جیسے ثمر، اوس جیسے گہر — کتنی انمول آئی بہار، ہر طرف نور ہے

تارے نور کے موتی لٹائے، لوٹیں نشیب و فراز
ساپنے میں بیکل پریم سمائے، کیف میں ڈوبا نیاز

لٹ گئی بزمِ شر، خیر ہے سر بسر — ہے درودوں کی ہر سو پکار، ہر طرف نور ہے

آئے خیر البشر

رحمت کی چدریا

اللہ سے بندن کا ناتا، سندر بے جوڑ ملائے گیسو
اُمّی سگرو جگ بھاگ دہس ٹل پارن میں سمجھائے گیسو
مٹی کا آدمی کر دینہو کا نکریا کھر بلوا ایہو
دوئی جگ کے گسّیاں صلّی علیٰ سنسار کے بھاگ جگائے گیسو
کلین میں چمک، پھولوں میں مہک تارن میں چمک کس میں دیکھا
کوؤ غوثؒ کوؤ صدیقؓ ہوا، جھکا تم درس دکھائے گیو
کوئی ہوئی گا غنیؓ کوؤ مولا علیؓ، کوؤ پائی عدالت کی کرسی
سرکار تو ہیں جھکا جھکا رحمت کی چدریا اوڑھائے گیسو
تمری مرضی رب کی راضی، تم خوش ہو تو خالق خوش ہوئی
منہ موڑیسی مولا وہ سے جیہ جیہو سے تم رسیائے گیو
ٹل آج تلک نہیں کوؤ سے سرکار کبھو تم رسائیو
جے دیہا تھیں گاری موہن اوہکا تم دعا سنائے گیو

رستن پر کانٹ چھترائیں موڑے پر کوڑا برسائیں
ایسے بیری کے گاڑھے سمے بگڑی تقدیر بنائے گیئو

پہلے جبر واں کا جگ میں کوئے کرتے میں نہ جوری رہا
اک جیوت بجر کی ڈالر دیو جیون ادھکا چمکائے گیئو

سوتا بہہ گئے، چندو ودی نبھے، سرجو کے منھ جھپکے لاگا
بھوئیاں پھٹ گے بیری دمعنس گئے دھرتی کو حکم لگائے گیئو

جبرئیل جگائے سلام کہن اور پریم بھرا سندیس دیہن
رکھت ہے بات چلو آقا، مولا کے من کو بھائے گیئو

کمل منڈل پچ گئی دیوتن میں دو تن کا جیو بیاکل ہوئی گئے
سرگے پر پہونچت کمن آقا ہر دے ہر دے پر چھائے گیئو

سگری رتیا شبرات بھئی جھوا اور درود پڑھیں قدسی
لے صلّی علیٰ ایسی جیوتی آکاس تلک برسائے گیئو

کوئی رٹ رٹ ہو یو بھئے بیکل کوئی براہ اگن سے ہیں گھائل
ادیس ہیں بیکل حبشی قرنی جن جن کے من مسکائے گیئو

جیون داتا

تم بن دائی حلیمہ کے للنا . جیرا مورا گھبرات ہو
سنگت ہے موری لاج اپجر ا نین بسی برسات ہو
سب سکھیاں مل پانچ سمے کبھی پنگھٹ پر اٹھلات ہو
میلی بھئی مورے من کی چدریا اب تو نہیں ہاجات ہو
گھیرے ہوئے ہے رین اندھیری جانے کہاں ہے بھور
ہمرے تو دھن اک آس تمھاری جیسے چندا پہ چکور
تمری دہائی عرب کے بسیا لوگوے لگاوت ہیں گھات ہو
تم بن دائی حلیمہ کے للنا . . . .

ہم دکھیا کہیں کھور ، نہ کوئی پوچھت ہے حال ہمار
اِدھ دن دیا کی نجریا سے ہم کا دیکھیہو سرکار
ہم اِہی سنا ہے حشر کے دنوا سجے تمہاری بارات ہو
تم بن دائی حلیمہ کے للنا . . . .

کوثر کے نرمل جل تمہرن تلوؤں کی دھوونار
تہرے پسینوا سے مہکے گلبو بگین چھائی بہار
تہرے مکھڑا کی جیوت سے سبجا چاند سُرج شرمات ہو
تم بن دائی حلیمہ کے للنا ....

اترے آکاس سے حور و ملائک تمھار ہیں آنشا لگائے
دیر بھی بھکے جھولیاہے خالی چھوڑ تمھیں کت جائے
نس بھنسارے دوار پہ تہرے دولی بٹت خیرات ہو
تم بن دائی حلیمہ کے للنا ....

شاہ عرب یترو ساجھ سکارے دو جگت گن گائے
پاگل بھئے کہیں بن میں بکھیرو نس دن جیرا جائے
مالا جپوں میں صلّی علیٰ کی اور کچھ ناہیں سُہات ہو
تم بن دائی حلیمہ کے للنا ....

تہرے سوا مورے جیون دا تا آنشا ہے اور نہ کوئے
جبھی کے نیناں آکاش جو یا ایہرو کرم کچھ تو ہوئے
بیکل ہوں موہے پاس بلالو پاپی عمر بیتی جات ہو
تم بن دائی حلیمہ کے للنا جیرا مور گھبرات ہو

سندیسہ

سُن ری پُروا بیار — اُڑ جا سگرا کے پار
جھوماں رلیں ہمارے سرکار نگریا جن کی نور بھری
ماتھا جن کا نور کا تڑکا، بھوہن برسے پیار
زلفیں لاج ہیں دو جگت کی آنکھیں بھری بہار
نگریا جن کی نور بھری
سُن ری پُروا بیار . . . .

جن کے در پہ خلد برستی ہے جھومت ہے جگنگائی
جن کے نور کو دیکھ ملائک ٹیک دیں ہیں پیشانی
نگریا جن کی نور بھری
سُن ری پُروا بیار . . . .

ناخن جن کے دُوج کا چندا بانہیں امِٹ سہارا
انگرِن گے گھاون برسا دیں پریت پیکو ثر دھارا
نگریا جن کی نور بھری
سُن ری پُروا بیار ....

لڑکیاں آکاس کی اور یا جیہ کھِن کمِن اشارے
اُتر اُتر من بہلاوے کو ڈگمگ ڈولے تارے
نگریا جن کی نور بھری
سُن ری پُروا بیار ....

ہاتھ کو دُوجے ہاتھ نہ سوجھے ایسا گھور اندھیرا
مُسکائیں اوہ کٹھور تو جھم جھم برستا ہے اُجیارا
نگریا جن کی نور بھری
سُن ری پُروا بیار ....

سُن ری پُروا بیار، اڑجا سگرا کے پار
جہواں رہلیں ہمارے سرکار نگریا جن کی نور بھری

رات ملن کی

یہی دھوم مچی سرِ عرش بریں، کوئی اپنی بکھریا آوت ہے
تِل تِل میں جیوت کا رنگ بھرے پگ پگ رحمت برساوت ہے
حرکت نہ سکوں دونوں عالم میں کوئی دیکھ نہ پاوے یوں چمکے
اک پریم سے پریم ملن جاوت، اک نور کو نور بلاوت ہے
انکھیاں جھپکت، بجلی چمکت، دھرتی کا ماتھا گگن چومت
ہر ایک ملک ڈگری ڈگری، کوثر گگری چھلکاوت ہے
جگمگ جگمگ چھم چھم چھم چھم، رحمت برسے چھم چھم چھم چھم
ہے نور کی برکھا کا عالم کرنوں میں چاند نہاوت ہے
سرِ عرش مرے آقا کے قدم، جن کے نیچے سب لوح و قلم
نعلینِ مقدس کے صدقے جگ چین سے موج اڑاوت ہے

ہاں اور چھور نہیں کوئی مکاں پہونچے پل میں محبوب ہاں
اک دیپ جلے بن آگ دھواں جس سے گگن کن چمکا وَت ہے

یا جانے بات ہوئی کیا کیا، محبوبؐ و محب میں بن پردہ
چھوا اور درود کلے پہرہ، امت کو نبیؐ بخشا وَت ہے

تار ہیں ڈھیر کو بھوڑ کریں، جب چاہیں سانجھ کو بھور کریں
لوٹے یوں بستر گرم ملا، زنجیر اب تک بل کھا وَت ہے

جبل جو سُن پائیں سچ درجے بوبکرؓ سے جائے کہیں اَکھیج
صدیقؓ کہیں سب سچ ہے سچ مرا آقا جو بات بتاوَت ہے

ن ہے ری مدھ بھری پروا ایک جنبھہ بنائے دیپی تو ہکا
جس رستے پر ادیں جاوت ہیں او رستہ من مہکاوَت ہے

پی پی مت بول رے پپیہا کہیں پی جو ملیں تم کہہ دینا
کوئی بیکل تم بن دور پڑا انکھین سے نیر بہاوَت ہے

رُوپ انوپ

نرمل جیوت چماچم چمکی، عبداللہ کے آنگن سے
روپ دیکھن کو حور و ملائک جھانک جھانک تکیں جھروکن سے

چہرہ اُن کا نور کا ساگر جس میں چاند سورج نہائیں
جس جن دیکھا اک جھلکی اُنھیں صحابی ہوئی ہوئی جائیں
جوت نچھاور نینن بجلی سندر جیوت کے درپن سے
نرمل جیوت چماچم ....

نور کا پتلا دیہہ ہے ان کی کبھو نہ ماٹی بیٹھن پائے
پرچھائیں بن دھرتی ترسے دھوپ چاندنی ٹل ٹل جائے
اونچ نیچ دل ہو بھیر میں دیکھو جگ کے لاکھ منین سے
نرمل جیوت چماچم ....

پہلے پہل بھور سوں اجول ہاتھ کو چند اچومت جائے
جنم دو دنیا کی بکھری میں ٹیکے رات کی رات بتائے

رنگیے سب جیبین کی سُنت میں بولی کانن سے

جیوت چھما چھم چمکی ....

زلفن پر والیل بجائے، چہرے پر والفجر نثار
بھوبوے قدس کے چومت، سوا انگھن دولی جگ بلہار

کی باتوں کے پٹ کھل گے جب اور جتویں چنون سے

جیوت چھما چھم چمکی ....

بھووہن پر محراب حرم کی لیت بلیاں جھک جھک جات
سیہ کار اُمت کے دکھ میں نینن سے برسے برسات

ادت مسکتی رحمت موتی چھلکیں آنسون سے

جیوت چھما چھم چمکی ....

دات کی مسکان بکھر گئے، اندھیاری میں ہوت اجور
پو ایسی پھوٹی رحمت کی دیا دھرم کی نکھری بھور

و ملک، پیمبر، منی جھولیاں بھر لیں موتین سے

جیوت چھما چھم ....

مدھر بانی ایسی بولت بیرن میں پیار سمائے
وہی بول فاراں سے بولیں نس کے نس میں بس جائے
دکھین کی جو لاج رسائے کنین تے پہاڑن سے
نرمل جوت جھما جھم ....

جہہ اور رستہ چلیں گستان دھرتی مہہ مہہ مہکت جائے
بگیا سدا سہاگن ہوئی گے جو مت پاؤں بیار اٹھائے
باس اڑے ابہین تک آوے دور جگت کے پھلوں سے
نرمل جیوت جھما جھم ....

منہ کا تھوک جہاں تم ڈار یو پانی کھار میٹھ ہوئی جات
بنا مات کے دودھ کا بالک چوستے تمکا دن بھر کھات گلات
ایسی سیم ہاشم کے گھر کا دیکھو موہ یتیمن سے
نرمل جیوت جھما جھم ....

دشمن کی مٹھیا میں ٹھیکری جیکے نام کا کرت بکھان
دھنسے سراقہ بکھگے ڈکارہ جدھ میں بیری دیت پران
بن کے موم پگھل گئے پاتھر نازک نازک تلووں سے
نرمل جیوت جھما جھم ....

چاند ہے چپ سنسان ہے رتیا نیند میں ماتا ہے سنسار
ایسے میں تم اوڑھ کے کملی آجاؤ مدنی سرکارؐ
بیکل ہوں اک آس ہے تمری نیر بہا دن انکھین سے
نرمل جیوت جھما جھم چمکی عبداللہ کے آنگن سے
روپ دیکھن کو حور و ملائک جھمک جھمک تکن جھروکن سے

پچھ بدا

سب جگ ڈرائے جاتے ہوں پوتے نہ ڈگر
منگن کے نائیں اوتے نہ جہ شاہ و بحر و بر
کچھ اور ہو حضورؐ ہمیں کچھ خبر نہیں
"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

نرمل جیوت

چھن بھر میں آکاس جو بیّا دوئی جگ کے سردار
بیاں ہوا ن ہر لوک میں سُر نر تمرے ہی ادھیکار
تمرے ہے ادھیکار کہ تمرے نرمل جوت سر پر
پاتھر بیٹھے باندھ بنا دیں دکھین کی تقدیر

سندر روپ تمل مسکائے
تلوؤں کو تُر جل بہہ جائے
ہونٹوں پھولوں پنکھ لجائے
نیناں سب کے بھاگیہ بنائے
کر کومل جہہ اور اٹھا ویں
چاند سُرج ہواں جھک جھک جائیں
جھکے نکٹ سب ایک سمانا
کا نردھن کا پُرس نہانا
جہہ جوت سرکار نہ دینا
اوہ پاوت بیکنٹھ دفینا
کالی کملیا کاندھ پر ڈالے
جگ پالن کے پریتم پیارے

سندھیا است دنیش بھے جگت بھئے اندھیار
پھر و نکھرا جر درکھیں دکھیا دھک ادھیکار

مانوتا کو پریم سکھائی — اد پنچ پنچ کا بھید مٹائی
ناتھ اناتھ سویم اناتھا — کہہ گیت گائے سیکھے کو وگا تھا
ساپنچ پریم کی جوت جگائی — نس نس سے کلمہ پڑھوائی
بدھون کی اوہیں لاج رکھیا — بیرن کا دکھ درد ہریا
ایس راہ دہن سرکارا — اک میں کھائن باگ سیارا
بوجھل مل بھاؤ نہ پادا — جان بوجھ گھر نرکھ بناو

ٹھیکری مل پر مانس ڈہن بروے ٹیکن ماتھ
گھاون سے سوتا ہے بیری جوڑے ہاتھ

دو دو جگت جکی راہ بہائے — چومت چرن گگن کے تارے
کی بات ایش کی بانی — دوارے دوت بھرت ہیں پانی
ہہ اور نینن کو ڑ گھماویں — پراکرت اوہ اور سیں جھکاویں
ہہ اور چلت راہ مہکاوت — پگ پگ پر رحمت برساوت

پرانہ کے اجوّل بھون مہکے جوت کی چھاؤں
بیکل سندھیا نکھر گئے کس پر بل بل جاؤں
کس پر بل بل جاؤں نکھرے امرت لس برساکے
دھرتی ڈھل اکاس بنی امنی بیسے جہہ ٹھاؤں

مصطفےٰ کا چرن

عرشِ اعظم بہت ہے مگن، چوم کر مصطفےٰ کا چرن
اُن کے تلووں کی پا کے چمک، نور والا بنا ہے گگن

نور کی رم جھم برسے سواتی — آئے نبی کو گنیاں کی پاتی
گرجے بجے آکاس کی چھاتی — تھرکن لاگی جندھیا کی چھاتی
دوت جھرمٹ ہاں طیبہ کے باسی — جیسے بر چاند، ستارے براتی
جائیں اکاس حلیمہ کے للنا — آنکھیں بجری لو کاتی
لپکت جائے بُراک سواری — تلووں چاند سورج چمکاتی

ہرے ہرے گنبد کے نیچے راج رہت بھرتار
نیناں بلکیں منوا تڑپت جانت جیا ہمار
تیرے درس بن ترس ترس کے بیتے دن اور رین
پیو پیو رٹ رٹ ہو گئی بیکل پیو بن پڑے چین

طیبہ نگریا

کتنی دلکش ہے طیبہ نگریا
نور ہی نور ہے چاروں اوریا

ہو گیا کوئی صدیق اکبرؓ
پڑ گئی جس پہ ان کی نجریا

جی اٹھے دونوں جابرؓ کے بچے
زندگی پا گئی پھر بکریا

وہ جو چاہیں تو دنیا بدل دیں
چاند دو کر دے اُن کی انگریا

اک اشارہ جو انگلی سے کر دیں
منہ سے سورج پلٹ دے چدریا

کیسے کہہ دیں کہ ہم سے بشر ہیں
نوحؑ کی جس نے کھے دی نوریا

حشر تک بھیک بٹتی رہے گی
جب سلامت ہے ان کی دوریا

حور و غلماں مدینے جو پہنچے
کہہ اٹھیں بھول جائیں ڈگریا

زلف اطہر کی لیکر بلائیں
جھومتی ہے کرم کی بدریا

لے لئے گود میں ابر رحمت
یاد آئی جو کالی کمریا

میرے آقاؐ مجھے بھی بلا لو
میں نے اب تک نہ دیکھی بکھریا

ایک بیکل بھی ہے آپؐ ہی کا
ہجر میں کٹ رہی ہے عمریا

جیون آس

○

تمہرن جیوت سے جگمگ ہوئی گے دھرتی اور آکاس
تمہرن جیوت سے دونوں جگ کی بندھی ہے جیون آس

ایک چھن میں آکاس پہنچیا — بنتی سن لو رب کے پتیا
بھید کوئی نہ تم سے چھپی ہو — عرش والن کی ادجی سندیا
جیبھ کا ٹکرو پاتھر کا دینہو — لاج چندا سورج کی رکھیا
ہر مناج آپ ہی پر نچھاور — ڈوبے سورج کے ہو پلٹیا
کہے کیہا چاند کا دوئی ٹکڑا — اے حلیمہ کے بکری چریا
نور تمرے رہا سب کے ماتھے — نوح کے ناؤ کے ہو کھیویا
کہے کہت ہے کہ تم آدمی ہو — ہو بشر مل خدا کے ملیا
اپنے چمرن کی چھایا میں لے لو — حشر میں پاپ کے بکسویا

ہند مان کوئی بیکل ہے تم بن
دکھ ہرو ایہ کاہے دکھ ہریا

عرش بسیاّ

○

کملی والے عرش کے بسیاّ ـــــ آنگن مورے کب لے ایہو نا

سگری رات بیت گئے آنکھیں جل جوالا برسات

بھور بھئی اب جھولیا بھر دو کا ہے دیر لگاوت ـــ بھلا کب لے ترسے ہو نا

دکھیا دیت تمھارا دہیاّ ـــــ آنگن مورے کب لے ایہو نا

جگت بیچ اندھیری مچی ہے گھیرے ہیں ٹھگ سارے

رستن پر ایمان کے ڈاکو اپنا جال پسارے ـــ تو ہیں ایمان بچیہو نا

بولیا بن جیسی سنو یا ـــ آنگن مورے کب لے ایہو نا

جدھ چھڑی جب بدر کی گھیرن دشمن ایک ہزار

بے ہتھیار تین سو تیرہ تم ہن پر بلہار ـــ کہ دشمن موت تھیو نا

غیب کی بتیاں بھید بتیاّ ـــ آنگن مورے کب لے ایہو نا

شیر خدا رضی کی جانگھ پہ سر دھر جب کینھو بسرام

عصر قضا بھی ڈوب گئے دنوا جگ میں ہو گئی شام ـــ قضا بھی ادا کر یہو نا

انگہ یا پھر سورج بکیتا ـــ آنگن مورے کب لے ایہو نا

رحمت بھری اجودھیا سے آقا تمرے دوار

کوہو نہ خالی لوٹا کبھوں ایسن داتا ہیا ـــــ کوہو کو غوث بنیہونا

کوہو کو کینہو راج رجیا ـــــ آنگن مورے کب لے ایہونا

کوہو کو ساپنے میت بنا لو، کوہو کو دھنوان

کوہو کو اپنی نعت سنن کو کردینہو حسان ـــــ کوہو سے نیا کریہونا

کوہو کو خیر جیت لیونا ـــــ آنگن مورے کب لے ایہونا

بکھری سے صدقہ نور کا پاویں سب جن بچہ بکا

اک ہموں بیکل ہن تم بن ہے ہمرے سرکار ـــــ کبھی ہموں کو بلیہو نا

اونچی ڈیوڑھی کے رہویا ـــــ آنگن مورے کب لے ایہونا

کملی والے عرش بسا ـــــ آنگن مورے کب لے ایہونا

حُبّ نبیؐ

لذتِ یادِ نبیؐ، ذکرِ نبیؐ، حُبِّ نبیؐ ــــــ تو نہیں ہے تو دو عالم میں کوئی چیز نہیں
غم کے ماروں کا سہارا یہ ترا لطف و کرم
رہ گیا حشر میں ایمان و عقیدت کا بھرم
دولتِ کون و مکاں ہو ترے دیوانے کا غم
تیری توقیر سے کونین کی تقدیر بنی
لذتِ یادِ نبیؐ، ذکرِ نبیؐ، حُبِّ نبیؐ ــــــ تو نہیں ہے تو دونوں عالم میں کوئی چیز نہیں
تیرے ابرو سے تو صدیقؓ کی عظمت کا جمال
تیرے تیور سے شہنشاہِ عدالت کا جلال
خلق و اخلاق و شجاعت ہیں ترا حسنِ کمال
تیری زلفوں کی قسم تجھ سے ہیں عثمانؓ و علیؓ
لذتِ یادِ نبیؐ، ذکرِ نبیؐ، حُبِّ نبیؐ ــــــ تو نہیں ہے تو دو عالم میں کوئی چیز نہیں

ہائے جب قبر کی دیوار دبا لیتی ہے
دھوپ جب روزِ قیامت کی جلا لیتی ہے
عاصیو! تم کو محبت سے چھپا لیتی ہے
کملی والے کی دمکتی ہوئی کالی کملی
لذتِ یادِ نبیؐ، ذکرِ نبیؐ، حُبِّ نبیؐ ــــ تو نہیں ہے تو دو عالم میں کوئی چیز نہیں

رُوح پرور ہے شہنشاہِ مدینہ کا دیار
جس پہ فردوس نچھاور وہ گھڑی وہ گلی قطار
جس کی جاروب کشی کرتی ہوئی فصلِ بہار
عنبر و عطر وہ برساتی ہوئی جس کی گلی
لذتِ یادِ نبیؐ، ذکرِ نبیؐ، حُبِّ نبیؐ ــــ تو نہیں ہے تو دو عالم میں کوئی چیز نہیں

وہ درِ پاک جہاں حور و ملائک کا ہجوم
جس جگہ نور کے بٹتے ہوئے صدقات کی دھوم
رات کو نور لٹاتے ہیں جہاں ماہ و نجوم
شام ایسی کہ ہر اک قلب کو چمکاتی ہوئی
لذتِ یادِ نبیؐ، ذکرِ نبیؐ، حُبِّ نبیؐ ــــ تو نہیں ہے تو دو عالم میں کوئی چیز نہیں

فیضِ مُجلّٰی

چمنستاں کا گوشہ گوشہ، کلیوں کی چٹک، پھولوں کی مہک
آکاش سے لے کر دھرتی تک ذروں کی دمک تاروں کی چمک
ہر شے بخوشی ہے نغمہ سرا
یہ فیض ہے کملی والے کا

شبنم کا یہ موتی برسانا، شاخوں کی لچک چڑیوں کی چہک
ساقی کی نگاہِ مستانہ، شیشے کی کھنک، ساغر کی چھلک
جھم جھم برسی ہے کالی گھٹا
یہ فیض ہے کملی والے کا

مستانہ بہاریں چھائی ہیں، پودوں کی مہک پروا کی سنک
سانسیں خوشبو بھر لائی ہیں، نبضوں کی صدا دل کی دھک دھک
اٹھلاتا ہوا انسان چلا
یہ فیض ہے کملی والے کا

احساس کی ہے دنیا روشن، منزل کے لئے رہرو کی لپک
تخیل کا ہے رنگیں دامن، تنویر کے یہ چہرے پہ تمک
سجدوں کو اک معبود ملا
یہ فیض ہے کملی والے کا

وجہ کُن

وجہ وجود حضرت آدمؑ   حضرت عیسٰیؑ عصمت مریم
شوکت موسیٰؑ نورِ مجسّم   اے کملی والے رحمتِ عالم

آپؐ کے دم سے دُنیا و دیں ہے
آپؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

کاہکشاں تاروں کی نگریا   چاند کے روپ سے برسے اجوریا
نیل گگن سورج کی بجھریا   چھلکے جہاں سے نوری گگریا

کیسا مزین عرش بریں ہے
آپؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

وجد میں جھومی بادِ بہاری   مہہ مہہ مہکے ہے پھلواری
کلیوں پر شبنم بلہاری   رنگ بھری پھولوں کی کیاری

منظرِ گلشن کتنا حسیں ہے
آپؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

شہر میں سڑکوں کی انگڑائی   پارک میں انداز رعنائی
محلوں میں بجلی لہرائی   اور دوکانوں کی زیبائی

دولت بازوؤں میں مکیں ہے
آپ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

کھیت میں ہریالی لہکے ہے   کھلیانوں میں ہُن برسے ہے
بن بگیا بیلہ مہکے ہے   ڈال ڈال پنچھی چہکے ہے

گاؤں کا جیون اس کی زمیں ہے
آپ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

پیاری فضائیں رس برسائیں   فصل کا منہ بھی چومیں ہوائیں
آشاؤں کا من بہلائیں   آپ کے ہم بیکل بن جائیں

یہ بھی گماں تو رشکِ یقیں ہے
آپ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

قطعہ

یہ ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ، علیؓ
سب ستارے، مہ آسمان مصطفےٰ

ایک بیکل ہے بیک اجل کیا کرے
اس کا دل طیبہ ہے اور جان مصطفےٰ

سمے سہاون

سج گئی عرش کی اٹریا ۔ لاگی حور و ملک کی بجریا ۔ چندرماں نور لٹاوے لاگ
آج کی رتیا میلہ لگا ہے عبداللہ کے دوارے
چاند سورج آکاس کے تارے نرکھیں نین پسارے
لوٹے تانے جگت چدریا ۔ چندرماں نور لٹاوے لاگ

ماتھا ٹیک دھن سگرو بت ڈوبا کفر کا تارا
دھرتی کے کن کن سے پھوٹی دیا دھرم کی دھارا
مہ مہ مہکی پریم ڈگریا ۔ چندرماں نور لٹاوے لاگ

آج للن ہاشم کے آئے دھرتی بھیئے اجیاری
بن موسم کے پھل گئے بگیا پھولوں کی سج گئی ڈاری
ڈولے خلد کی مست بیریا ۔ چندرماں نور لٹاوے لاگ

سب نینن مل عید منا دیں چھوئیں گلے لگا دیں
بھر بھر تھال میں حوریں صدقہ موتین روپ لٹا دیں
چھم چھم چمکے عرب نگریا ـــــ چندرماں نور لٹ وے لاگ

○

کا نکر پا کھتر جبیھ بائے کے نعت نبیؐ سنا دیں
آج فرشتے جھوم جھوم کے رحمت جل برسا دیں
تھر کے دھرتی آنگن اجوریا ـــــ چندرماں نور لٹ وے لاگ

○

آکے روپ میں دن اور رتیا ایسے سمے سہا دن
دیکھو بکل جگمگ ہوئی گا من دکھین کا درپن
جھلکے رحمت بھری گگریا ـــــ چندرماں نور لٹ وے لاگ

ـــــ٭ـــــ

پُوربی نعتیہ گیت

○

کیکرا سے کا ہیں اپنے من کی بِتیا آقا ہم کے بلا لو اپنے دوار

رتیا اندھیری گھیر ے
انکھیا سمیا پھیر ے
رہتا پہ ٹھگوا ایگ پگ
اپنا سجا وے ڈیرے

لرزے پرانوا ہمرا
چھلکے انگنوا ہمرا ـــــ جائے نہ دھرموا ہمار
آقا ہم کے بلا لو اپنے دوار

جگ کا ٹھگنوا باڑے
تہرے چرنوں کا آقا
بگڑی بنا دے سب کی
تہرے نینوا ل آقا

لہکے ڈگریا تمری

چمکے نگریا تمری ـــــ باہنے لا پسینوا بہار

آقا ہم کے بلالو اپنے دوار

سینجو امیں دونوا بھیئلیں

بیسجا بتھر دلے پتِلیں

جا تڑکے گھر دادو تھیئلیں

تو تھیا پر نوا دِیئلیں

رتیو امیں وھار ابہیں

چندوا دوبارہ بھیلیں ـــــ مشکی سے ہوئیلا اُجیار

آقا ہم کے بلالو اپنے دوار

بیری بیریا جارے

طعنہ دینوا مارے

پاپی ہگھٹریا دھرکے

سکتی عمریا ہارے

ہم کو بلیبو آقا

درس دیکھے بو آقا ـــــ بیکل ہے جیو اہمار

آقا ہم کے بلالو اپنے دوار

مسکرا دو تو عالم بدل جائے گا

ساقیٔ حوض کوثر حبیب خدا — مونس بیکساں حشر کا آسرا
اے چٹائی نشیں اے شہ دوسرا — سرور انبیاء احمد مجتبیٰ
گیسوؤں والے اے کملی والے سجن
مسکرا دو تو عالم بدل جائے گا

یہ مہکتے ہوئے گل چمن در چمن — یہ گلاب اور یہ نرگس و نسترن
سبزہ زاروں کی رعنائیوں کی پھبن — یہ اڑی ہو صبا بوئے مشک ختن
یہ پپیہا وہ کوئل ہوئی نغمہ زن
مسکرا دو تو عالم جائے گا

دونوں جگ سی سگھڑ آمنہ کا للن — یہ موہنی چاند سورج جھکے کومل چرن
جھلکا مکھ بل جھلے خلد کا بانکپن — جھکی چوکھٹ بہائے ارم کی پون
کہکشاں کہہ رہی ہے یہ ہو کے مگن
مسکرا دو تو عالم بدل جائے گا

جہہ سوں برستے مدھر تا ادھر اپچھن — جگ کوں بگڑی بنا دیتے ہے ترے من
سیس منوا جھکاتا ہو ترے سرن — روپ نرمل سوں چھب یاری نیا چندر بن

ترے پتھ میں کھلت پھول بنتی کرن
مسکرا دو تو عالم بدل جائے گا

کرلیں گی کیا اے ہمیں کے دکھڑا بین — جا دیے کھواں سی منوائے سنہری کھپن
پاپ پگ پگ پہ آپن سے گھرے لا جتن — ای دنیوا میں جسے ناتے ہوئیلا گھٹن
ہر نفس ہے گرفتار رنج و محن
مسکرا دو تو عالم بدل جائے گا

لٹ رہا ہے چمن جھومتی ہے خزاں — دین و ملت کے لٹنے لگے کارواں
ہر طرف کفر و ظلمت کا چھایا دھواں — ہر نظر تیرگی ہر قدم آندھیاں
آفتاب ازل کی ہو پہلی کرن
مسکرا دو تو عالم بدل جائے گا

کس طرح کوئی پہونچے مدینہ نگر — گھیر رکھی ہے ٹھگہاروں نے ہر ڈگر
کم نظر بن رہے ہیں بڑے دیدہ ور — رات کو کہے جا رہے ہیں سحر
بھیس میں راہبر کے چلے راہزن
مسکرا دو تو عالم بدل جائے گا

جھوم کر نعت سرکار پڑھتا ہوا — جب مدینہ کی جانب چلا قافلہ
گنگناتی ہوئی ذکر صلّی علےٰ — جب چلی چومنے انکی چوکھٹ صبا
بڑھ گیا اور بیکل کا دیوانہ پن
مسکرا دو تو عالم بدل جائے گا

سلام

صبح کا منظر حسیں ہو
ذرّہ ذرّہ دلنشیں ہو
اور مدینہ کی زمیں ہو
آپ کا بیکل وہیں ہو

یا نبیؐ سلام علیک

ہر نفس بے بال و پر ہے
عاصیوں کی آنکھ تر ہے
آپؐ کی سب پر نظر ہے
آپؐ کو سب کی خبر ہے

یا نبیؐ سلام علیک

ہے دلوں میں بغض و کینہ
ہر نظر ہے بے قرینہ
دیجئے خوشبوئے پسینہ
اے شہنشاہِ مدینہ

یا نبیؐ سلام علیک

قطعات

○

ہو کے کوچے سے نبیؐ کے جو صبا آجائے
خود خزاں کو بھی بہاروں کا مزا آجائے
ایک بیکل کی تمنا ہے شہ کون و مکاں
آپ کے در پہ جبیں رکھے قضا آجائے

○

پست ماحول کا انداز نظر آتا ہے
وقت بھی گوش بر آواز نظر آتا ہے
جب کسی بزم میں پہونچا ہے شہ دیں کا غلام
سارے کونین سے ممتاز نظر آتا ہے

○

ستاروں سے جا کر ہنسی مانگ لائے
بہاروں سے کچھ تازگی مانگ لائے
یہ محفل میں جو قمقمے ہیں مزیّن
مدینے سے یہ روشنی مانگ لائے

آ تجھے آنکھوں میں رکھ لوں چوم لوں بادِ صبا
تجھ سے کچھ کچھ آتی ہے نکہت رسول اللہ کی
لاکھ دہراتی رہے تاریخ بولہبی فضا
جگ میں بجتی جائے گی نوبت رسول اللہ کی

محبوبِ کبریا کی ولادت کی بزم ہے
پڑھ لو درود آج سعادت کی بزم ہے
بیکل بلا درود کے ہوتی نہیں نماز
یہ اہل دل کی خاص عبادت کی بزم ہے

کبھی مکاں تو کبھی پل میں لامکاں پہونچے
مرے حضور مجسم کہاں کہاں پہونچے
جہاں خیالوں کی پرواز ہوش کھو بیٹھی
خرد نے دیکھا مرے مصطفےٰ وہاں پہونچے

اندھیری رات ہے تاروں کا نور مدھم ہے
سکوں کی نیند میں کھویا ہوا یہ عالم ہے
فرشتو آؤ تمھیں جھوم کے درود پڑھو
سجی ہوئی یہاں بزمِ رسولؐ اکرم ہے

صحیفہ کوئی ہو مثلِ قرآں ہو نہیں سکتا
منافقوں کو کبھی احساس ایماں ہو نہیں سکتا
نہ ہو تعظیم جسکے دل میں سرکارِ دو عالم کی
عبادت لاکھ وہ کرے مسلماں ہو نہیں سکتا

جنونِ گردشِ ماحول کا رخ موڑ دیتے ہیں
وہ ہم بجلی ہیں جو باطل کا پنجہ توڑ دیتے ہیں
ہمارے آقا کو توہین کی آنکھوں سے مت دیکھو
زمانہ جانتا ہے ایسی آنکھیں پھوڑ دیتے ہیں

○

یوں جذبۂ جنوں نے مرے کام لے لیا
روزِ ازل میں عشق کا انعام لے لیا
میرے لبوں کو چوم لیا قدسیوں نے بھی
سرکارِ دو جہاں کا جہاں نام لے لیا

○

مطمئن جیسے جہاں میں کوئی انسان نہیں
کیوں کہ سب کچھ ہے مگر جذبۂ ایماں نہیں
جو بھی سرکارِ دو عالم سے محبّت نہ کرے
لاکھ سجدے وہ کرے پھر بھی مسلمان نہیں

○

گلشنِ کون و مکاں میں دلکشی کی دھوم ہے
جس طرف دیکھو نشاطِ زندگی کی دھوم ہے
جگمگاتے قمقموں نے یہ ستاروں سے کہا
آج جشنِ عیدِ میلاد النبیؐ کی دھوم ہے

ہماری آنکھوں کو یارب کبھی ایسا نظر آئے
جدھر دیکھیں اُدھر بس گنبدِ خضریٰ نظر آئے
ازل سے حشر تک بکلّ وسیلہ اُن کا کام آیا
خدا شاہد جہاں بھی ہم تنِ تنہا نظر آئے

جس طرف آمنہ کے دُلارے چلے
اُس طرف عرش کے چاند تارے چلے
اُن کے قدموں پہ خوشبو لٹاتے ہوئے
با ادب جنّتوں کے نظارے چلے

جب شہِ دین مسکراتے ہیں
چاند تارے دیئے جلاتے ہیں
پوچھو جابرؔ سے اختیارِ نبیؐ
موت کو زندگی بناتے ہیں

فرشتے ابرِ رحمت جھوم کر برساتے آئے ہیں
نسیمِ صبح کے جھونکے ارم مہکاتے آئے ہیں
لبوں پر انبیاؑ کے نغمۂ عید ولادت ہے
نبیؐ یا ربّ حبلی الامتی فرماتے آئے ہیں

جس کو آقائے مدینہ سے محبت ہو جائے
اس کی کونین کی ہر شے پہ حکومت ہو جائے
اس کے قدموں کو سبھی چاند ستارے چومیں
جس کو سرکار کی نعلین سے نسبت ہو جائے

ہم کسی روز طیبہ اگر جائیں گے
اُن کی چوکھٹ پہ سر رکھ کے مر جائینگے
اُن کے تلوؤں سے مس ہو گئی گر جبیں
ایک ہیکل کے سجدے سنور جائینگے

پکارو تو ذرا دل سے وہ سنتے ہیں صداؤں کو
رگِ جاں کے قریں رہتے ہیں رہتے ہیں مدینے میں
ہو دامن ان کا میرے ہاتھ میں اور دم نکل جائے
یہ مرنا تو نہیں بلکہ یہی جینا ہے جینے میں

عقل میں بات اگر دل کی اتر جائے گی
بزمِ گیتی بہر انداز سنور جائے گی
جتنی سائنس سرِ چرخ کرے گی پرواز
اتنی اسلام کی معراج نکھر جائے گی

لاکھ دیوانے عشق میں سرشار چلے
ہاں مگر کوچۂ محبوب میں ہشیار چلے
پائے اطہر پہ سمٹ آئی ہے کونین کی لاج
اوڑھ کر کملی جدھر بھی مرے سرکار چلے

گردوں پہ چاند تاروں سے آگے نہ بڑھ سکی
سائنس تیری چرخ بریں تک نظر گئی
جس جا نہ جا سکی تری تخیل کی اڑان
آقا کی اُس سے آگے سواری گذر گئی

فضا میں چاند اڑا بھرنے کمال کیساتھ
عُروج چرخ کی جانب چلا زوال کیساتھ
فضا میں دور بہت دور وہ مقام جہاں
فرشتہ جا نہ سکا آمنہ کے لال کیساتھ

انسان اپنی عقل سے بے سود ہو گیا
فرعون کوئی اور کوئی نمرود ہو گیا
نورِ نبی کا جس نے کیا کچھ نہ احترام
دیکھا گیا جہاں سے وہ نابود ہو گیا

○

وہ مسکرائے تو شمس و قمر میں جان پڑی
انھیں کے صدقے میں جنّ و بشر میں جان پڑی
یہ گیسوؤں کا تصدق ہے شام کی رونق
جو رُخ پہ زلف سنواری سحر میں جان پڑی

○

اِدھر میرے آقاؐ نے گیسو بکھیرے
اِدھر چاند پر ابرِ رحمت کے گھیرے
اِدھر آپ نے رُخ سے زلفیں ہٹائیں
نکل آیا سورج سویرے سویرے

○

دل سے جو کچھ بھی کام لیا ہے
صرف نبیؐ کا نام لیا ہے
بیچ بھنور میں یاد نے اُن کی
میرا سفینہ تھام لیا ہے

○

روضۂ پُر ضیا نظر آیا
خلد کا راستہ نظر آیا
اے نسیمِ سحر ادب سے چل
وہ درِ مصطفےٰ نظر آیا

○

بھٹک بھٹک کے رہا اس کو راستہ نہ ملا
جسے حبیبؐ دو عالم کا نقش پا نہ ملا
کہاں کے سجدے کہاں کی نماز کیسا عمل
بلا نبیؐ کی محبت کبھی خدا نہ ملا

○

اہلِ ایماں کی نظر محدودؐ ہو سکتی نہیں
عاشقوں کی رہگذر محدود ہو سکتی نہیں
یہ منافق لاکھ حد بندی کریں تنقید سے
عظمتِ خیر البشرؐ محدود ہو سکتی نہیں

سلام

صلِّ علیٰ محمدؐ ـــ صلِّ علیٰ محمدؐ ـــ صلِّ علیٰ حبینا ـــ صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ شفیعنا ـــ صلِّ علیٰ محمدؐ

اُجول بھئی جیوت اکاس پر نرمل کرن تے جگمگان
کوکھ تے آمنہ کی آج جگ میں بھئی براجمان
ڈھہ گئی اٹاری کفر کی دیوتن کا جیہ اتھر تھران
بھیجو درود مومنو رحمت کی ہو گئی بہان

صلِّ علیٰ محمدؐ ـــ صلِّ علیٰ محمدؐ ـــ صلِّ علیٰ حبینا ـــ صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ شفیعنا ـــ صلِّ علیٰ محمدؐ

آئے جگت میں روپ انوپ دھرتی گگن پہ چھائے گئے
سکھ کا اجور مشکیاں دکھ کا دیا بتائے گئے
نبین بکھریا عید بھئے جنت کا جیو بھلائے گئے
دکھین کے میت سا جنا رب کے حبیب آئے گئے

صلی علیٰ محمدؐ ــــ صلی علیٰ محمدؐ ــــ صلی علیٰ حبیبنا ــــ صلی علیٰ محمدؐ
صلی علیٰ شفیعنا ــــ صلی علیٰ محمدؐ

آئے کھیویا نوحؑ کے بیڑا جگت کا پار بھے
تارے بلیاں لے لہن چاند اور سورج نثار بھے
رحمت کا گھن جھکور کے برسا کہ دھن بکھار بھے
آئے خلیلؑ کے اسیس عیسےٰؑ نیو ہتا بھے

صلی علیٰ محمدؐ ــــ صلی علیٰ محمدؐ ــــ صلی علیٰ حبیبنا ــــ صلی علیٰ محمدؐ
صلی علیٰ شفیعنا ــــ صلی علیٰ محمدؐ

اردو میں پہلی بار

نعت گو شعرا کا انتخابی سلسلہ

صدائے عارف

حضرت مولینا ابوالوفا عارف شاہجہاں پوری کے بہترین نعتیہ کلام کا بلیغ انتخاب۔ گلیزڈ کاغذ رنگین سرورق۔ جلی کتابت دیدہ زیب طباعت قیمت صرف ۶۰ پیسے (علاوہ محصول ڈاک)

ترانۂ نعت

کوثر و زمزم میں دھلی ہوئی لکھنؤ کی پاکیزہ زبان، منفرد انداز بیان آپ کو حضرت عمر انصاری کے پہلے نعتیہ مجموعہ میں ہی ملے گا۔ قیمت صرف ۶۰ پیسے (علاوہ محصول ڈاک)

موجِ طہور

حضرت بہزاد لکھنوی کا شمار ہندستان و پاکستان کے چند نعت گو شعراء میں ہوتا ہے "موجِ طہور" ان کی مقبول ترین نعتوں کا دلکش مجموعہ ہے قیمت صرف ۶۰ پیسے (علاوہ محصول ڈاک)

نور کی برکھا

عوام کی سیدھی سادی، پیاری اور دلکش زبان میں حضرت بیکل اتساہی بلرام پوری کے نعتیہ گیتوں کا پہلا دیدہ زیب مجموعہ قیمت صرف ۶۰ پیسے (علاوہ محصول ڈاک)

نوائے ایماں

ہمیں فخر ہے کہ ہم نے ہندستان کے مشہور شاعر حضرت نازش پرتاپ گڑھی کا پہلا نعتیہ مجموعہ شائع کیا ہے ایمان افروز نعتیں، بصیرت افروز اصلاحی نظمیں قیمت صرف ۶۰ پیسے (علاوہ محصول ڈاک)

منتخب سلام

ہندستان و پاکستان کے مشاہیر شعراء کے ان نعتیہ سلاموں کا مجموعہ جن کی تلاش تشنگان درود و سلام کو ایک عرصہ سے تھی۔ قیمت ۶۰ پیسے (علاوہ محصول ڈاک)

مکتبۂ دین و ادب

کچا حاطہ لکھنؤ